SUN.9.Feb.2025
VOLUME:20 NO:36
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

# ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز اتوار 9/فروری 2025
جلد: 20 شمارہ: 36
10/شعبان المعظم 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com−Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

## اروند کجریوال کی حکومت کا خاتمہ، بی جے پی کی 27 سال بعد اقتدار میں واپسی

نئی دہلی: بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی 27 سالہ جلاوطنی ختم کرتے ہوئے دہلی اسمبلی انتخابات میں عام آدمی پارٹی کو شکست دے کر اقتدار میں واپسی کر لی ہے۔ ہفتہ کو ہونے والے 70 رکنی دہلی اسمبلی انتخابات کے ووٹوں کی گنتی میں بی جے پی بڑی اکثریت کی جانب گامزن ہے۔ حکمراں آپ کے سربراہ اروند کجریوال نے اپنی پارٹی کی شکست قبول کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ عوام کا فیصلہ قبول کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ دہلی میں بی جے پی کی جیت ترقی اور اچھی حکمرانی کی جیت ہے۔ کانگریس کی سینئر لیڈر پرینکا گاندھی نے کہا ہے کہ دہلی کے لوگوں نے تبدیلی کو ووٹ دیا ہے۔ ہندوستانی سیاست میں ایک نئے تجربہ کے ساتھ تقریباً 12 سال قبل اقتدار میں آنے والے عاپ لیڈر کجریوال نئی دہلی اسمبلی سیٹ سے الیکشن ہار گئے ہیں اور ان کے قریبی ساتھی منیش سسوڈیا کو بھی جنگ پورہ سیٹ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ کانگریس، جو دہلی کی سیاست میں عام آدمی پارٹی کے ابھرنے سے پہلے تقریباً 15 سال تک اقتدار میں تھی، مسلسل تیسری بار اسمبلی انتخابات میں اپنا کھاتہ کھولنے میں ناکام رہی ہے۔ دہلی میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے لیے اپنی کارکردگی کو جاری رکھتے ہوئے، بی جے پی نے قومی دارالحکومت کے تمام علاقوں میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور اِس کے ووٹ شیئر میں تقریباً 10 فیصد اضافہ ہوا۔ بی جے پی نے دہلی کے نتائج کو 'مودی کی ضمانت پر دہلی کے لوگوں کا بھروسہ' قرار دیا ہے۔ کانگریس کو شکست دے کر تقریباً 12 سال قبل اقتدار میں آنے والی عام آدمی پارٹی 20 سے 25 سیٹوں تک محدود دکھائی دے رہی ہے۔ دہلی میں اُس وقت کی چیف منسٹر سشما سوراج کی قیادت میں بی جے پی آخری بار اقتدار میں تھی۔ 1998 کے انتخابات میں کانگریس نے بی جے پی کو طویل عرصہ تک اقتدار سے دور رکھا۔ کانگریس نے چیف منسٹر شیلا دکشت کی قیادت میں لگاتار تین بار دہلی میں حکومت چلائی۔ دسمبر 2013 میں، عاپ نے چیف منسٹر اروند کجریوال کی قیادت میں دہلی میں حکومت بنائی تھی۔ رجحانات کے مطابق اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو 45 سے 50 سیٹیں ملنے کا امکان ہے۔ ووٹوں کی گنتی کے آغاز سے ہی بی جے پی نے برتری حاصل کی تھی، لیکن سیٹوں پر عاپ اور بی جے پی کے درمیان قریبی لڑائی کو دیکھتے ہوئے، جیت اور ہار کا فرق بہت زیادہ تھا۔ سیاسی تجزیہ کاروں نے بھی عاپ کی شکست میں کانگریس کا رول دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس

## دہلی اسمبلی انتخاب میں ہار کر بھی
## کانگریس، جیت گئی عآپ کو بتادی اپنی اہمیت

نئی دہلی: (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخاب میں 27 سال بعد بی جے پی اقتدار میں واپس آئی ہے۔ عام آدمی پارٹی 11 سال بعد حکومت سے باہر ہوئی ہے، جب کہ کانگریس شیلا دکشت کی حکومت کے خاتمے کے بعد تیسری دفعہ اپنا کھاتہ کھولنے میں ناکام رہی۔ حالانکہ اس مرتبہ کانگریس کے کئی لیڈران پارٹی کی کارکردگی سے خوش ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شکست کے باوجود بھی کانگریس کارکنان اور لیڈران کیوں خوش ہیں؟ اکالامبا سے لے کر سندیپ دکشت تک کھلے طور پر کہہ رہے ہیں کہ کانگریس اس اسمبلی انتخاب میں بازیگر بن کر سامنے آئی ہے۔ آیئے ذیل میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ عام آدمی پارٹی کی شکست کو کانگریس اپنی جیت کے طور پر کس طرح دیکھ رہی ہے؟ اگر اسمبلی انتخاب کے نتائج کو دیکھا جائے تو عام آدمی پارٹی کے سرکردہ لیڈران کو کانگریس کی وجہ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اروند کجریوال اور منیش سسودیا کو اپنی سیٹ پر جتنے ووٹوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے اس سے زیادہ ووٹ کانگریس امیدوار نے حاصل کیے ہیں۔ ایسا صرف 2 سیٹوں پر نہیں ہوا ہے بلکہ کم و بیش ایک درجن ایسی سیٹیں ہیں جہاں پر عام آدمی پارٹی کی شکست کی وجہ کانگریس بنی ہے۔ اگر کانگریس اور عام آدمی پارٹی متحد ہوکر انتخابی میدان میں آتی تو نتائج کچھ اور ہی ہوتے۔ عام آدمی پارٹی اور بی جے پی کے درمیان صرف 2 فیصد ووٹوں کا ہی فرق ہے جب کہ کانگریس کا ووٹ 6 فیصد سے بھی زیادہ ہے۔ دہلی اسمبلی انتخاب 2025 میں کانگریس کے ووٹ فیصد میں بھی خاصا اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ 2020 میں جہاں کانگریس کو 4.5 فیصد ووٹ ملے تھے وہیں اس انتخاب میں 6.34 فیصد ووٹ ملے ہیں۔ دہلی کے 2025 اسمبلی انتخاب میں کانگریس کے اضافی 2 فیصد ووٹ کی وجہ سے ہی عام آدمی پارٹی کو اقتدار سے باہر رہنا پڑا۔ دہلی میں کانگریس کو 2013 میں حکومت سے ہٹا کر عام آدمی پارٹی نے اپنا قبضہ جمایا اور 11 سالوں تک راج کیا۔ کانگریس کی زمین پر عام آدمی پارٹی نے نہ صرف دہلی بلکہ پنجاب اور گجرات میں بھی قبضہ کر لیا۔ عام آدمی پارٹی کے سیاسی عروج کے بعد سے ہی دہلی میں کانگریس کافی کمزور ہوگئی تھی۔ اب جب کہ حکومت سے عآپ دور ہوچکی ہے تو کانگریس کو دہلی میں اپنا پیر جمانے کا دوبارہ موقع ملا ہے۔ کانگریس لیڈران کا یہ ماننا ہے کہ اپوزیشن میں رہتے ہوئے عآپ کمزور ہوگی جس کا براہ راست فائدہ کانگریس پارٹی کو ہوگا۔ کانگریس کو امید ہے کہ آنے والے انتخابات میں اقلیتی اور دلت طبقے کا ووٹ عآپ سے پھر کانگریس کی طرف واپس آ جائے گا۔ کیونکہ اقلیتی طبقہ کی پہلی پسند کانگریس پارٹی ہی رہی ہے۔ دہلی اسمبلی انتخاب میں اگر کانگریس اور عام آدمی پارٹی متحد ہوکر انتخاب لڑتی تو پھر بی جے پی کا اقتدار میں آنا ناممکن ہو جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دہلی اسمبلی انتخاب میں عام آدمی پارٹی کو 43.57 فیصد ووٹ ملے ہیں جب کہ بی جے پی کو 45.56 فیصد ووٹ ملے ہیں۔ کانگریس کو 6.34 فیصد ووٹ ملے ہیں۔ کانگریس اور عام آدمی پارٹی کو ملے ووٹ شیئر کو جوڑنے پر یہ 49.91 فیصد ہو رہا ہے۔ اس طرح بی جے پی سے تقریباً 4 فیصد ووٹ زیادہ ہو رہا ہے۔ اس سے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ عام آدمی پارٹی کو کانگریس سے اتحاد نہ کرنے کا فیصلہ کافی مہنگا پڑا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دہلی اسمبلی انتخاب میں شکست کے باوجود کانگریس نے جس طاقت کا مظاہرہ کیا ہے اس کا اثر دیگر ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ کوئی بھی علاقائی پارٹی کانگریس کو نظر انداز کرنے کا خطرہ نہیں اٹھا سکتی ہے۔ بہار اور یوپی سمیت کئی ایسی ریاستیں ہیں جہاں کانگریس وہاں کی علاقائی پارٹیوں سے اتحاد کر کے انتخاب لڑتی ہے، وہ اب کانگریس کو ہلکے میں نہیں لیں گی۔ خصوصاً یوپی اور بہار میں سماجوادی پارٹی اور راشٹریہ جنتا دل کو کانگریس کی اشد ضرورت ہے۔ اگر وہ بھی عام آدمی پارٹی کی طرح کانگریس کو نظر انداز کرنے کی کوشش کریں گی تو انہیں بھی عآپ کی طرح خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔

## مسلم اکثریتی حلقوں میں عآپ کی اچھی کارکردگی؟
## مسلم ساتھ نہ ہوتے تو ہوتا مزید برا حال

نئی دہلی) :ایجنسیز (دہلی اسمبلی انتخابات کے نتائج کا اعلان آج ہو گیا۔ 11 سالوں سے قابض 'عام آدمی پارٹی' کو بھارتیہ جنتا پارٹی نے اقتدار سے ضرور بے دخل کر دیا، مگر مسلمانوں نے عآپ پر بھروسہ ظاہر کیا جس کے نتیجے میں مسلم اکثریتی حلقوں میں عام آدمی پارٹی نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگر مسلم ساتھ نہ ہوتے تو عآپ کو مزید بدتر حالات کا سامنا کرنا پڑتا۔ شمال مشرقی دہلی کی مصطفیٰ آباد سیٹ، جس پر دہلی کی ہی نہیں بلکہ پورے ملک کے عوام کی نگاہیں ٹکی ہوئی تھیں، پر مسلم رائے دہندگان کی غیر سنجیدہ ووٹنگ سے بی جے پی کے امیدوار موہن سنگھ بشٹ 17578 ووٹوں سے جیت گئے۔ انہیں 85215 ووٹ ملے، جبکہ عام آدمی پارٹی کے امیدوار عادل احمد خان نے 67637 ووٹ حاصل کر کے دوسرا مقام حاصل کیا۔ قومی سطح پر چرچے میں رہنے والے آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے امیدوار حاجی طاہر حسین 33474 ووٹ حاصل کر کے تیسرے نمبر پر رہے اور کانگریس کے امیدوار علی مہدی بھی 11763 ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ گویا کہ مسلم ووٹ 3 مسلم امیدواروں کے درمیان تقسیم ہو گئے۔ عآپ کے حامیوں نے ان کی ہار کا ذمہ دار مجلس اتحاد المسلمین کو قرار دیا اور کہا کہ جواب تک سنتے آئے تھے کہ مجلس بی جے پی کی بی ٹیم ہے، وہ ہم لوگوں نے اپنی نگاہوں سے دیکھ لیا۔ اگر وہ اپنا امیدوار میدان میں نہ اتارتی تو عام آدمی پارٹی بڑی جیت درج کرتی۔ 2020 میں عام آدمی پارٹی کو 98850 ووٹ ملے تھے اور بی جے پی کو شکست فاش ہوئی تھی۔ ایک دیگر مسلم اکثریتی اسمبلی حلقہ سیلم پور سے عام آدمی پارٹی کے امیدوار چودھری زبیر احمد نے 79009 ووٹ حاصل کئے اور 42477 ووٹوں سے اب تک کی سب سے بڑی جیت درج کرنے میں کامیاب ہوئے۔ یہاں انل کمار گوڑ کو 36532 ووٹ ملے، جبکہ عام آدمی پارٹی چھوڑ کر کانگریس کا ہاتھ تھامنے والے سابق رکن اسمبلی عبدالرحمن کو محض 16551 ووٹ ہی مل سکے۔ بابر پور اسمبلی حلقہ سے تیسری بار عام آدمی پارٹی کے امیدوار گوپال رائے نے 18994 ووٹوں سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے امیدوار انل کمار وششٹھ کو شکست دی۔ اگر مسلمانوں نے یہاں آپ پر اعتماد نہ کیا ہوتا تو شاید آپ کے قدآور لیڈران کی طرح وہ بھی شکست سے دوچار ہو گئے ہوتے۔ 2020 میں انھوں نے 33062 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی تھی۔ گوپال رائے کو، 76192 انل وششٹھ کو 57198 اور کانگریس کے امیدوار حاجی اشراق خان کو 8797 ووٹ ملے۔ گوکل پوری سے عام آدمی پارٹی کے امیدوار سریندر کمار سنگھ نے 8207 ووٹوں سے بی جے پی کے امیدوار پروین ہمیش کو شکست دی۔ کانگریس کے ایشور سنگھ باگڑی کو محض 5905 ووٹ ملے۔ یہاں بھی عآپ امیدوار کی کامیابی میں کلیدی کردار مسلمانوں کا ہی رہا۔ سیما پوری سے عآپ امیدوار ویر سنگھ دھینگان نے بی جے پی امیدوار کماری رنکو کو 10368 ووٹوں سے شکست دی۔ اس کے علاوہ گھونڈا، رہتاش نگر، کراول نگر، تیمار پور سے بی جے پی نے کامیابی حاصل کی۔ ان حلقوں میں عآپ دوسرے نمبر پر رہی۔

## دہلی کی جنگ تو بی جے پی جیت گئی
## اب خواتین سے کیے 7 وعدوں کو نبھانے کا ہوگا دباؤ!

دہلی اسمبلی انتخاب 2025 میں بی جے پی نے بھاری اکثریت سے جیت حاصل کی ہے۔ طویل عرصے کے بعد دہلی میں واپسی بی جے پی کے لیے ایک تاریخی لمحہ ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس جیت کو ترقی اور بہترین حکمرانی کی جیت قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی بی جے پی لیڈران اور کارکنان کو جیت کی مبارکباد بھی دی ہے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ بی جے پی دہلی میں کس طرح کی حکمرانی کرتی ہے۔ یہ دیکھنا بھی اہم ہوگا کہ انتخابی منشور میں بی جے پی نے دہلی کی خواتین سے جو 7 اہم وعدے کیے ہیں، ان کی تکمیل کس طرح ہوگی۔ حالانکہ بی جے پی اپنے انتخابی منشور میں وعدے تو بڑے بڑے کرتی ہے، لیکن بعد میں اس طرح آنکھ موند لیتی ہے جیسے وہ وعدہ نہیں بلکہ محض ایک 'جملہ' ہو۔ پھر بھی دہلی میں خواتین سے کیے گئے وعدے نبھانے کا دباؤ بی جے پی پر خوب رہے گا۔ آیئے ذیل میں نظر ڈالتے ہیں بی جے پی کے ان 7 بڑے وعدوں پر جو اس نے خواتین سے کیے ہیں۔

1- الیکٹرک اسکوٹر: دہلی حکومت کی جانب سے 12 ویں جماعت کے امتحان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی طالبات کو مفت میں الیکٹرک اسکوٹر دیے جائیں گے۔ اس سے لڑکیوں کو اسکول اور کالج جانے میں مدد ملے گی۔ وہ اپنے سفر کو 'ماحولیات دوست' طریقے سے طے کر سکیں گی۔ 2- پنک ای-آٹو: بی جے پی حکومت 1000 خواتین ڈرائیوروں کو پنک ای-آٹو خریدنے کے لیے 80 فیصد تک سبسڈی فراہم کرے گی۔ یہ اسکیم خواتین کو خود مختار بنانے کی راہ میں ایک اہم قدم ہے۔ اس سے وہ اپنے پریواروں کو معاشی طور پر مضبوط بنا سکیں گی۔ 3- مہیلا سمردھی یوجنا: بی جے پی حکومت غریب پریواروں کی خواتین کو 2500 روپے فی ماہ کی مالی امداد فراہم کرے گی۔ اس مدد سے غریب خواتین کو معاشی طور پر راحت ملے گی اور ان کی زندگی میں بہتری آئے گی۔ 4- خواتین کے لیے ریزرویشن: دہلی حکومت کے الگ الگ محکموں میں خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دیا جائے گا۔ اس کا مقصد خواتین کو سرکاری ملازمتوں میں زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے ہیں۔ اس سے وہ خود مختار ہو سکیں۔ اپنے پریواروں کی معاشی حالت کو بہتر بنا سکیں۔

## دہلی الیکشن میں بی جے پی کی جیت
### کانگریس اور انڈیا کے لیڈروں کے درمیان اتحاد کا فقدان: اپوزیشن

ممبئی: 8 فروری (ایجنسیز) دہلی اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی جیت کے بعد، اپوزیشن انڈیا بلاک پارٹنرز کے رہنماؤں نے انتخابات کے دوران اتحاد کی کمی کے لئے کانگریس اور عام آدمی پارٹی (آپ) پر تنقید کی۔ حکمران عام آدمی پارٹی کی شکست پر شیوسینا (یو بی ٹی) لیڈر سنجے راوت نے کہا کہ اگر کانگریس اور آپ بی جے پی کے خلاف متحد ہوتے تو دہلی اسمبلی انتخابات کے نتائج مختلف ہو سکتے تھے انہوں نے کہا کہ دونوں پارٹیاں، انڈیا بلاک میں اتحادی ہونے کے باوجود، انفرادی طور پر مقابلہ کیا جو شکست کی اہم وجہ ہے۔ راؤت نے الیکشن کمیشن پر ووٹروں کی ہیرا پھیری کے ہتھکنڈوں کو نظر انداز کرنے کا بھی الزام لگایا جیسا کہ مبینہ طور پر مہاراشٹر میں استعمال کیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ دہلی میں ووٹروں سے ہیرا پھیری کا مہاراشٹرا نمونہ دہرایا گیا اور الیکشن کمیشن نے آنکھیں بند کر رکھی تھی۔ بی جے پی نے 70 رکنی دہلی اسمبلی میں 48 نشستیں حاصل کیں، جب کہ عام آدمی پارٹی صرف 22 نشستوں پر سمٹ گئی۔ کانگریس کو ایک بھی نشست حاصل نہیں ہوئی۔ اسی دوران نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (ایس پی) کے ایم ایل اے روہت پوار نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بی جے پی کو اس کی کامیابی پر مبارکباد دی لیکن کہا کہ کانگریس اور اے اے پی کے گھمنڈ کے نتیجے میں دہلی انتخابات میں شکست ہوئی اور اگر پارٹیاں مل کر مقابلہ کرتیں تو بی جے پی 20 سیٹیں بھی نہیں جیت پاتی۔

## رشتہ دار کی آخری رسومات ادا کر کے گھر لوٹنے والے شخص کی سڑک حادثہ میں موت

ممبئی، 8 فروری: دلخراش واقعہ میں، اپنے ایک رشتہ دار کی آخری رسومات ادا کر کے اپنی رہائش گاہ کی جانب گامزن ایک 36 سالہ شخص کی سڑک حادثے میں موت واقع ہوگئی جب کے اسکا بھتیجا شدید زخمی حالت میں اسپتال میں زیر علاج ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ حادثہ ممبئی کے مضافات گروریگاوں میں پیش آیا۔ پولیس کے مطابق رمیش جورے نامی شخص اپنے ۱۸ سالہ بھتیجے نریش کے ہمراہ موٹر سائیکل پر سوار کاندیولی علاقے میں آخری رسومات ادا کر کے اپنی رہائش گاہ کی جانب گامزن تھا اس دوران جب اسکی گاڑی ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے پر ڈنڈوشی فلائی اوور سے گزر رہی تھی تب پیچھے سے ایک تیز رفتار کار ان کی گاڑی سے ٹکرا گئی۔ پولیس نے بتلایا کہ موٹر سائیکل سوار کے گاڑی سے گرتے ہی تیز رفتار گاڑی موقع سے فرار ہوگئی۔ مقامی افراد کی مدد سے انہیں فوری طور پر جوگیشوری کے ٹراما اسپتال لے جایا گیا جہاں رمیش جورے کو داخلے سے قبل مردہ قرار دے دیا گیا۔ زخمی نریش نے بتلایا کہ یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ اسے کچھ سمجھ میں بھی نہیں آیا اور نہ ہی اس نے تیز رفتار گاڑی کا نمبر نوٹ کیا جائے حادثہ پر خفیہ کیمرہ بھی نصب نہیں کیا گیا تھا جسکی وجہ سے کار کی تفصیلات بھی حاصل نہیں ہوسکی البتہ پولیس اطراف کے کیمروں کی مدد سے فرار ہونے والے ڈرائیور اسکی گاڑی کی شناخت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پولیس نے ہٹ اینڈ رن کا معاملہ درج کر لیا ہے لیکن اب تک اسے کوئی ایسا عینی شاہد نہیں ملا جو حادثہ کی مکمل تفصیلات دے سکیں ہلاک شدہ جورے کا ایک رشتہ دار جو توہم پرستی پر عقیدہ رکھتا ہے نے بتلایا کہ شمشان بھومی سے نکلنے کے بعد یہ پر اسرار حادثہ رونما ہوا ہے جسکا کوئی عینی شاہد بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کیمرے میں اسکے منظر قید کئے جاسکے ضرور یہ کوئی ناگہانی بلا تھی جس نے جوان جورے کو اپنے منہ کا نوالہ بنالیا۔

## رواں سال نوئیڈا میں کھلیں گی 200 کمپنیاں، لاکھوں لوگوں کو ملے گا روزگار

نوئیڈا (ایجنسیز (ریاست اترپردیش کے نوئیڈا میں لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع میں اضافہ ہونے والا ہے۔ رواں سال کے اخیر تک یمنا ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (وائی ای آئی ڈی اے (کے علاقے میں 200 کمپنیاں کھلنے جا رہی ہیں۔ اس سے لاکھوں لوگوں کو رواں سال دسمبر تک روزگار فراہم ہوں گے۔ ایسے میں اس علاقہ میں صنعتی سرگرمیوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ شہر میں قریب 331670.19 کروڑ سے بھی زیادہ کی سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ ان کمپنیوں کے کھلنے کے ساتھ ہی ہریالی اور آبادکاری میں بھی اضافہ ہوگا۔ اتھارٹی افسر نے اس حوالے سے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ یمنا سٹی کے سیکٹر 24، 24اے، 33، 32، 30 کو انڈسٹریل سیکٹر بنائے جانے کی تیاری چل رہی ہے۔ 3041 انڈسٹریل پلاٹ کو ان سیکٹر میں اب تک الاٹ کیا جا چکا ہے جنہیں 1880.75 ہیکٹر رقبے میں تقسیم کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ فی الحال ان سیکٹرز میں 5 بڑی اور 9 چھوٹی کمپنیاں پہلے ہی شروع ہو چکی ہیں۔ یہ کمپنیاں 1356.68 کروڑ کی سرمایہ کاری اب تک شہر میں کر چکی ہے۔ یہی نہیں سیکٹر 27اے میں 'ویوو' کمپنی بھی کام کر رہی ہے۔ اس کمپنی نے بھی 7 ہزار کروڑ کی سرمایہ کاری شہر میں کی ہے۔ یمنا سٹی کے سیکٹر 27اے میں 2018 میں 169 ایکڑ زمین الاٹ کی گئی تھی۔ اس میں سے 156.32 زمین کے لیے چیک لسٹ جاری کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں یمنا اتھارٹی 2228 زمینوں کے کرایہ داروں کے لیے لیز کی منصوبہ بندی تیار کر چکی ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے 2154 کو چیک لسٹ بھی جاری کی جا چکی ہے۔ ان میں سے بھی 1553 پلاٹوں کی لیز ڈیڈ کرالی گئی ہے۔ اب جن 200 کمپنیوں کو اس سال تیار کیا جانا ہے ان میں سے 176 کمپنیوں کے نقشوں کو منظوری مل گئی ہے۔ ان میں 114 کمپنیوں کی تعمیر کا کام چل رہا ہے اور 14 کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس طرح اس سال لوگوں کے لیے نوئیڈا میں روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا۔

## اجیت پوار کی تنقید پر امت ٹھاکرے کا دوٹوک جواب

ممبئی: مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے نتائج پر ایم این ایس کے صدر راج ٹھاکرے کے شکوک و شبہات کے بعد نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے سخت ردعمل دیتے ہوئے انہیں نشانہ بنایا تھا۔ اجیت پوار نے کہا تھا کہ راج ٹھاکرے وہ شخص ہیں جو اپنے بیٹے کو بھی منتخب نہیں کروا سکے اور اب وہ ہمارے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اس بیان پر امت ٹھاکرے نے بھی دوٹوک جواب دیا ہے۔ دادر میں کامگار نگر پریمیئر لیگ 2025 کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے امت ٹھاکرے نے کہا کہ وہ اجیت پوار کو جواب دینے کے لیے بہت چھوٹے ہیں، لیکن راج ٹھاکرے ضرور انہیں مناسب جواب دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انتخابی شکست کے باوجود وہ حوصلہ نہیں ہارے، بلکہ اس الیکشن سے انہوں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ امیت ٹھاکرے نے کہا، "میرے پہلے الیکشن میں نہیں، بلکہ میرے آخری الیکشن میں فیصلہ کریں۔" ای وی ایم پر تبصرہ کرتے ہوئے امت ٹھاکرے نے یاد دلایا کہ 2017 میں راج ٹھاکرے نے سونیا گاندھی اور ممتا بنرجی سمیت کئی بڑے سیاسی رہنماؤں سے ملاقات کی تھی اور انہیں مشورہ دیا تھا کہ اگر وہ ای وی ایم پر بھروسہ نہیں کرتے تو انتخابات کا بائیکاٹ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ای وی ایم کی شفافیت پر سوالات اٹھتے رہے ہیں، اور امید ظاہر کی کہ آئندہ انتخابات بیلٹ پیپر پر کرائے جائیں گے تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو۔

علاقہ مرہٹواڑہ کی اولین دینی و عصری علمی اقامتی درسگاہ
جامعہ اسلامیہ دارالعلوم ناندیڑ
کربلا روڈ ناندیڑ مہا لجاہ مال ٹیکڑی ناندیڑ۔ مہاراشٹر (الہند)
کا ۶۷ واں سالانہ جلسہ و ۱۰ حفاظ کرام و عالمیت چہارم تکمیل کرنے والے طلباء کی دستار بندی
بتاریخ ۱۲ شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ ۱۱ فروری ۲۰۲۵ء بروز منگل
بمقام دارالعلوم محل جاہ مال ٹیکڑی ناندیڑ بوقت بعد نماز ظہر تا عصر
زیر صدارت
حضرت مولانا الحاج عبدالرشید صاحب قاسمی قندھاری مدظلہ العالی صدر جامعہ اسلامیہ دارالعلوم ناندیڑ
مہمانِ خصوصی
نامور عالم دین و مجلس تحفظ ختم نبوت کے قافلہ سالار
حضرت مولانا محمد ارشد علی صاحب قاسمی دامت برکاتہم سکریٹری مجلس ختم نبوت آندھرا و تلنگانہ
مہمانِ خصوصی حضرت مولانا وجیہ الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم مبلغ مجلس ختم نبوت آندھرا و تلنگانہ
زیر نظامت مولانا رشید احمد صاحب قاسمی صدر مدرس جامعہ اسلامیہ دارالعلوم ناندیڑ
مدعوین خصوصی
مفتی وقایت اللہ صاحب خالد قاسمی ★ مولانا عبدالحمید خان صاحب قاسمی ★ مفتی محمد ایوب صاحب قاسمی ★ قاری محمد اسعد صاحب صمدی
حافظ محمد ہارون صاحب اشاعتی نقشبندی ★ مولانا سعد عبداللہ صاحب ندوی ★ مولانا محمد سرور صاحب قاسمی ★ مولانا عبدالوہاب صاحب بیتی
مفتی محمد خالد شاکر صاحب قاسمی ★ مولانا سید آصف صاحب ندوی ★ مفتی محمد ابراہیم صاحب قاسمی ★ مفتی محمد سلیمان صاحب رحمانی
تمام حضرات سے درخواست ہیکہ جلسہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں
ضیافت قبول فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔
الداعیان: مجلس انتظامی جامعہ اسلامیہ دارالعلوم ناندیڑ کربلا روڈ و محل جاہ (مال ٹیکڑی) ناندیڑ

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक़-ए-ताज़ा
09 Feb. 2025

# کرناٹک میں قانون سازی کا فیصلہ: کیا نفرت کی سیاست پر لگام لگے گی؟

**از: عبدالحلیم منصور**

نفرتوں کے تیر کھا کر دوستوں کے شہر میں
ہم نے کس کس کو پکارا، یہ کہانی پھر سہی
**—مسرور انور**

ہندوستان کی جمہوریت کو اگر کسی نے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے تو وہ فرقہ وارانہ سیاست ہے، جو ہر گزرتے دن کے ساتھ گہری ہوتی جا رہی ہے۔ عوامی اجتماعات میں اشتعال انگیزی، سوشل میڈیا پر فرقہ وارانہ پروپیگنڈا، اور نیوز چینلز کی جانبدارانہ رپورٹنگ نے نفرت کو ایک عام رویہ بنا دیا ہے۔ اس پس منظر میں کرناٹک حکومت کا "نفرت انگیز تقاریر اور جرائم کے خلاف بل، 2025" امید کی ایک کرن بن سکتا ہے، ریاست کرناٹک میں نفرت انگیز تقاریر میں ہو رہے اضافہ پر سپریم کورٹ کے نوٹس کے بعد حکومت کے ذریعے اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں بل کو پیش کرنے کی تیاریاں چل رہی ہیں۔ مگر اس کے عملی نفاذ پر کئی سوالات بھی کھڑے ہو رہے ہیں۔ اگر یہ قانون غیر جانبداری سے نافذ ہوا تو اس سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ ملے گا، لیکن اگر اس کا اطلاق جانبدارانہ ہوا تو اس کے مثبت نتائج مشکوک ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ بھی مخصوص طبقے کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال ہوا تو پھر اس کا انجام بھی ان درجنوں غیر مؤثر قوانین جیسا ہی ہوگا جو کاغذ پر تو مضبوط نظر آتے ہیں، مگر عملی دنیا میں بے اثر ثابت ہوتے ہیں۔ ملک میں نفرت انگیزی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو دیکھیں تو سب سے زیادہ نقصان اقلیتوں کو ہوا ہے۔ 2014 کے بعد سے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز بیانات، سوشل میڈیا مہمات اور سرکاری سطح پر امتیازی سلوک میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (NCRB) کی رپورٹ کے مطابق 2014 سے 2023 کے درمیان نفرت انگیز تقاریر کے کیسز اور سوشل میڈیا پر مسلمانوں کو نشانہ بنانے والی ویڈیوز اور پوسٹس میں کئی گنا اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ باوجود اس کے کہ نفرت انگیز بیانات میں نمایاں اضافہ ہوا، ان کے مرتکب افراد کے خلاف کوئی مؤثر قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔ بیشتر مواقع پر حکومت اور پولیس خاموش تماشائی بنی رہی۔ یہی وہ ماحول ہے جس میں کرناٹک حکومت کا یہ نیا قانون متعارف کرایا جانے والا ہے، اور اسی وجہ سے یہ جاننا ضروری ہو جاتا ہے کہ آیا واقعی یہ قانون تمام طبقات کے لیے یکساں ہوگا یا مخصوص حلقوں کو ہی نشانہ بنایا جائیگا۔ کرناٹک حکومت کا یہ بل نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس بل کا مقصد معاشرے میں برداشت، احترام، اور باہمی تعاون کو بڑھانا ہے۔ یہ بل خاص طور پر مذہب، زبان، نسل، ذات، جنس، علاقائی و جنسی رجحان، اور دیگر بنیادوں پر ہونے والے جرائم کو نشانہ بناتا ہے۔ اس بل میں نفرت انگیز تقاریر کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جس میں مذہبی، نسلی، اور سماجی گروہوں کے خلاف نفرت پھیلانے والے بیانات شامل ہیں۔ نفرت انگیز تقاریر کے مرتکبین کو تین سال تک کی قید اور پانچ ہزار روپے تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔ یہ سزائیں ناقابل معافی اور غیر ضمانتی ہوں گی۔ اس بل میں الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر نفرت انگیز مواد کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ نفرت انگیز تقاریر مختلف مذہبی اور نسلی گروہوں کے درمیان دشمنی کو ہوا دیتی ہیں، جس سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے۔ ملک میں حالیہ برسوں میں نفرت انگیز تقاریر کے واقعات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ نفرت انگیز تقاریر اکثر تشدد اور فسادات کا باعث بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر، دہلی میں 2020 کے فسادات کے بعد بہت سے مسلمان اپنے تحفظ کے لیے مسلم اکثریتی علاقوں میں منتقل ہونے پر مجبور ہوئے۔ بدقسمتی سے، نفرت انگیز تقاریر کا استعمال سیاسی مفادات کے لیے کیا جاتا ہے۔ بعض سیاسی جماعتیں اور افراد اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مذہبی جذبات کو بھڑکاتے ہیں، جس سے خاص طور پر مسلم کمیونٹی متاثر ہوتی ہے۔ کرناٹک حکومت کا مؤقف ہے کہ یہ قانون ریاست میں نفرت انگیزی پھیلانے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنائے گا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ قانون سیاسی رہنماؤں اور شدت پسند تنظیموں پر بھی لاگو ہوگا؟ ماضی میں ایسے قوانین زیادہ تر کمزور طبقات کو دبانے کے لیے استعمال کیے گئے، جبکہ فرقہ وارانہ ماحول بگاڑنے والے بڑے سیاست دان اور مذہبی رہنما آسانی سے بچ نکلے۔ اگر واقعی کرناٹک حکومت اپنے ارادوں میں مخلص ہے تو اسے سب سے پہلے ان طاقتور عناصر کے خلاف کارروائی کرنی ہوگی جو کھلے عام نفرت پھیلاتے ہیں، چاہے ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا سیاسی جماعت سے ہو۔ ہندوستان کی دیگر ریاستوں میں بھی اس قسم کے قوانین بنائے گئے، مگر ان کے نتائج زیادہ مؤثر ثابت نہیں ہوئے۔ مہاراشٹر میں نفرت انگیز تقاریر پر پابندی کا قانون موجود ہے، مگر وہاں جانبداری سے مخصوص فرقے کے خلاف سختی سے کارروائی کی گئی۔ مغربی بنگال میں بھی اسی نوعیت کے قوانین بنائے گئے، مگر سیاسی دباؤ کی وجہ سے اکثر کیسز دبا دیے گئے۔ اتر پردیش میں یوگی حکومت نے دعویٰ کیا کہ وہ نفرت انگیزی کے خلاف ایکشن لے رہی ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ کارروائیاں زیادہ تر اقلیتوں کے خلاف ہوئیں۔ یہ مثالیں واضح کرتی ہیں کہ صرف قانون سازی کافی نہیں، بلکہ اصل چیلنج اس کا غیر جانبدارانہ نفاذ ہے۔ اگر کرناٹک حکومت واقعی سنجیدہ ہے تو اسے ہر قسم کے نفرت انگیز بیانیے کو روکنے کے لیے سخت اور مساوی رویہ اپنانا ہوگا۔ سوشل میڈیا پر جھوٹے بیانیے پھیلانے والے گروہوں کے خلاف سخت کارروائی کرنی ہوگی، نیوز چینلز کی اشتعال انگیزی پر لگام لگانی ہوگی، اور ایسے سیاست دانوں کو بھی سزا دینی ہوگی جو الیکشن جیتنے کے لیے نفرت کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ سب سے ضروری یہ کہ اشتعال انگیز تقاریر کیلئے بدنام لوگوں کے اجلاس کو منظوری نہ دی جائے، اگر کسی جلسے میں اشتعال انگیزی ہو تو اس کیلئے منتظمین کو بھی ذمہ دار قرار دیا جانا چاہیے، نفرت پھیلانے والوں کے خلاف شکایت درج ہونے کا انتظار کرنے کے بجائے پولیس کو رضاکارانہ طور پر پہل کرتے ہوئے کارروائی کرنی چاہیئے۔ عوام کو بھی اس قانون کی حقیقی اہمیت کو سمجھنا ہوگا۔ اگر یہ قانون صحیح طریقے سے نافذ ہوا تو یہ ہندوستان کی جمہوریت کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوسکتا ہے، اگر اسے مخصوص طبقات کے خلاف استعمال کیا گیا تو یہ مزید انتشار پیدا کرے گا۔ اس وقت ملک میں جو حالات ہیں، وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ نفرت کی سیاست کو روکا جائے، کیونکہ اگر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا تو فرقہ وارانہ تقسیم اتنی گہری ہو جائے گی کہ اسے بھرنا ممکن نہیں ہوگا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ امن و بھائی چارے کے بغیر معاشرے کی ترقی ناممکن ہے۔

دیوار کیا گری مرے خستہ مکان کی
لوگوں نے میرے صحن میں رستے بنا لیے"
**—سبط علی صبا**

کرناٹک حکومت کا یہ اقدام ایک بڑا فیصلہ ہے، مگر اس کی کامیابی کا دار و مدار اس کے غیر جانبدارانہ نفاذ پر ہوگا۔ اگر واقعی تمام طبقات پر برابر قوانین لاگو کیے گئے تو یہ ہندوستان میں ایک مثبت مثال بن سکتا ہے، لیکن اگر یہ بھی ایک سیاسی حربہ ثابت ہوا تو یہ قانون نفرت کو روکنے کے بجائے اسے مزید ہوا دینے کا سبب بن جائے گا۔

# بابا ووڈ نے بالی ووڈ کو مات دے دی

**از قلم: ڈاکٹر سلیم خان**

ممتا کلکرنی نے فلم انڈسٹری چھوڑنے کے پچیس سال بعد بھی مقبولیت کی دنیا میں کنگنا رناوت کو بری طرح پچھاڑ دیا۔ ممتا نے کنگنا کی طرح نہ تو سیاست کے میدان میں قدم رکھ کر پارلیمانی انتخاب جیتا اور نہ تیجس یا ایمرجنسی جیسی فلاپ فلمیں بنا کر اپنا دیوالیہ پٹوایا بلکہ وہ کنرّ اکھاڑے میں شامل ہوکر مہا منڈلیشور بن گئی اور پھر کیا تھا کہ اس کی شہرت آسمان سے باتیں کرنے لگی۔ حالیہ کمبھ میلے میں انہیں اس عہدے پر فائز کیا گیا تو کچھ دل جلوں نے مخالفت شروع کردی۔ انہیں اگر نظر انداز کر دیا جاتا تو ممتا کو رجت شرما آپ کی عدالت میں نہیں بلاتے اور نہ لاکھوں لوگ ان کی ویڈیو دیکھتے۔ داود ابراہیم سے تعلقات کے لیے مشہور ممتا کلکرنی پر بغاوت کا الزام ہے اس کے باوجود وہ سنیاس لے کر میڈیا میں چھا گئیں۔ ویسے تو ۷/دن کے اندر وہ اعزاز سے محروم کردی گئی لیکن اگر ممتا کی زندگی پر بایو پیک بنے اور حادثات کو ان کی بددعا سے جوڑ دیا جائے تب تو وہ فلم عامر خان کے دنگل سے آگے نکل جائے گی۔ ممتا کلکرنی پر مہا منڈلیشور بننے کے لیے دس کروڑ گرو دکشنا دینے کا الزام لگا۔ ان کے مطابق سارے اکاونٹ بند ہونے کے سبب دو لاکھ قرض لے کر انہوں نے گرو دکشنا تو ادا کی ہے۔ وہ بھی چھوٹی رقم نہیں ہے۔ ممتا بقول خود مہا منڈلیشور نہیں بننا چاہتی تھیں لیکن کنرّ اکھاڑے کی اچاریہ لکشمی نارائن ترپاٹھی کے دباو میں انہوں حامی بھردی۔ سوال یہ ہے کہ آخر لکشمی نارائن کو دباو بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا اس کی وجہ دو لاکھ سے ایک کروڑ کے درمیان ملنے والی گرو دکشنا تھی؟؟ ان کے اس عہدے پر کنرّ اکھاڑے کے مؤسس اجئے داس نے یہ اعتراض کیا کہ ملک دشمنی کا ملزم مہا منڈلیشور کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ کوئی بگ باس کا شو نہیں ہے۔ بگ باس کی اجئے داس کے بذلہ سنجی کا کمال ہے۔ ممتا کے ساتھ ان کو مہا منڈلیشور بنانے والی لکشمی داس کو بھی اجئے داس نے ان کے عہدے سے برخواست کردیا۔ لکشمی داس کا سوال ہے چونکہ اجئے داس خود کسی ذمہ داری پر فائز نہیں ہیں اس لیے انہیں یہ اختیار کس نے دیا؟ یہ سن کر شرد پوار اور اجیت دادا کا ایک دوسرے کو پارٹی سے نکالنا یاد آتا ہے۔ کنرّ اکھاڑے کا نام سن کر کچھ لوگوں کے دماغ میں یہ سوال آتا ہوگا کہ آخر روحانیت کی دنیا میں کشتی کا اکھاڑا کہاں سے چلا آیا؟ اس سوال کا جواب بہت دلچسپ ہے۔ ایک زمانے میں سادھوؤں کے جتھے ہوا کرتے تھے اور ان کا سربراہ پیر کہلاتا تھا لیکن مغلوں کے زمانے میں انہیں اکھاڑے کا نام دیا گیا۔ اس کی وجہ سادھوؤں کا اکھڑّ مزاج بتایا جاتا ہے اور حالیہ کمبھ میلے میں سوشل میڈیا کے سبب اس کا مظاہرہ زور و شور سے ہو رہا ہے۔ کوئی چمٹا دکھا رہا ہے تو کوئی گالیاں بک رہا ہے وغیرہ۔ وہاں پر موجود برہنہ باباؤں کے علاوہ انسانی کھوپڑیوں کے ساتھ مردہ خوری پر فخر کرنے والے بابا بھی دنیا بھر کی توجہات اپنی جانب کھینچ رہے ہیں۔ روایتی طور پر جملہ 13/ اکھاڑے تسلیم شدہ ہیں۔ اس میں سے ۷/شیوا کو ماننے والے ۳/ویشنوی اور اتنے ہی اداسین طبقے سے آتے ہیں۔ یہ سارے مرد سادھوؤں کے اکھاڑے ہیں لیکن مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد اجین کمبھ میلے کے اندر 2016 میں خواتین کا کنرّ اکھاڑا عالمِ وجود میں آگیا۔ اکھاڑوں کے کل ہندوفاق اکھاڑا پریشد نے ہنوز کنرّ اکھاڑے کا مخالف ہے اس لیے اسے منظوری نہیں ملی بلکہ اسنان کی اجازت پر بھی اعتراض ہوا تو اس نے جونا اکھاڑا کے ذیلی اکھاڑے کے طور پر کام کرنے کی راہ نکال لی۔ 2019 کے اندر منعقد ہونے والے کمبھ میلے میں دوسرے اکھاڑوں کی مانند اس کا بھی پیشوائی (شاہانہ جلوس) نکلی۔ اس میں مہا منڈلیشور سوامی لکشمی نارائن ترپاٹھی سمیت اجین کی پوترا امائی، شمالی ہند کی مہا منڈلیشور بھوانی ماں اور مہا منڈلیشور راج راجیشوری بھی شامل تھیں۔ الہ باد کے کمبھ میلے میں تو سب سے زیادہ اسی اکھاڑے کے چرچے ہیں۔ گونا گوں وجوہات کی بناء پر سب سے زیادہ ویڈیو گرافر اسی کے آس پاس منڈلاتے رہتے ہیں کیونکہ وہی ویڈیوز سب سے زیادہ دیکھی جاتی ہیں۔ ممتا کلکرنی نے تو اس کی شہرت میں چار چاند لگا دیئے۔ اب اگر اس کی منفرد حیثیت کو تسلیم نہیں کیا گیا تو وہ حقوق خواتین کمیشن یا انسانی حقوق کے ادارے سے رجوع کرنے کے بعد اگر سپریم کورٹ بھی جا سکتا ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت اسے اپنا لوہا منوانے سے روک نہیں سکتی۔ سادھو سنتوں کے اکھاڑوں کا نظام پانچ درجات پر مشتمل ہے۔ اس میں تین اہم ترین عہدے مہا منڈلیشور، منڈلیشور اور مہنت کے ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف درجات پر فائز لوگوں کی ذمہ داریاں بھی طے شدہ ہیں۔ سب سے نچلے درجے پر نووارد کو گھر بار کو چھوڑنے کے بعد سنیاسی بنا کر پوجا پاٹ کے انتظام و انصرام کا کام سونپ دیا جاتا ہے۔ اس کے اوپر کوتوال کی ذمہ داری دیگر اکھاڑوں سے رابطہ کاری ہوتی ہے۔ اس سے بھی اونچے درجے پر اکھاڑے کا محافظ تھانہ پتی فائز کہلاتا ہے۔ قیم یعنی سکریٹری تمام انتظامی امور کے ساتھ کھانے پینے کا اہتمام کرواتا ہے اور مہا منڈلیشور کی ذمہ داری مذہب کی تبلیغ، مکتب و مدرسہ چلانا اور سادھو سنتوں کو کھلانا پلانا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بھنڈاری اور مہنت شری جیسے عہدے بھی ہوتے ہیں۔ وطن عزیز میں ہندو مسلمان ایک دوسرے کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں اس لیے غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں اس لیے یہ معلومات ضروری ہے۔ مہا منڈلیشور کے عہدے پر فائز ہونے کے لیے پڑھا لکھا ہونا بلکہ اچاریہ کی ڈگری لازمی تھا۔ اس کے ساتھ سناتن دھرم میں دلچسپی ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے خود اپنا آشرم ہونا، زمین جائیداد کا مالک یعنی معاشی طور پر خوشحال ہونا، عوامی اثر و رسوخ، مٹھ مندر، گؤشالہ و گروکل (مدرسہ) نیز سوسنتوں کے طعام کا اہتمام لازمی شرائط تھیں۔ وقت کے ساتھ بہت کچھ بدل گیا۔ تین سال قبل خود اکھاڑا پریشد کے صدر رویندر پوری نے اعتراف کیا تھا کہ مہا منڈلیشور بننے کے لیے کسی خاص ڈگری یا سینیارٹی کی ضرورت نہیں رہی۔ پہلے درجے کا سنیاسی بھی اگر معاشی طور پر خوشحال ہو، معاشرے میں اثر و رسوخ رکھتا ہو اور اسے مذہب میں دلچسپی بھی ہو تو عہدے پر فائز کر دیا جاتا ہے۔ ان کے مطابق کئی جاہل مہا منڈلیشور بے تکے بیانات دیتے رہتے ہیں اسی لیے اچاریہ کی ڈگری کو لازمی لازمی کیا گیا لیکن ممتا کلکرنی کا براہِ راست مہا منڈلیشور بن جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی شرائط پر عمل نہیں ہوتا۔ اب بھی لوگ سیدھے مہا منڈلیشور بن جاتے ہیں۔ کمبھ میلے میں ہر مہا منڈلیشور کو وی آئی پی کی سہولیات کا حقدار سمجھا جاتا ہے اور شان و شوکت کے ساتھ رتھ پر سوار ہوکر امرت اسنان کے لیے جاتے ہیں۔ ان کی ٹھاٹ باٹ کو دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ یہ اہل خاندان سمیت دنیا سے منہ موڑنے والے راہب ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی ساری زمین جائیداد خیرات کر دی ہے۔ پچھلے سال مئی میں نرنجنی اکھاڑے کے مہنت سریشورانند پوری مہاراج نے مہا منڈلیشور مندا کنی پر اچاریہ مہا منڈلیشور بنانے کا جھانسا دے کر ساڑھے ۸/لاکھ روپئے اینٹھنے کا الزام لگایا اس کے بعد جئے پور کے مہا منڈلیشور نرمدا شنکر نے بھی ان پر 8/لاکھ 90 ہزار روپئے لینے کی ایف آئی آر درج کروائی۔ مندا کنی عرف ممتا جوشی کو عہدے سے ہٹایا گیا تو انہوں نے خودکشی کی ناکام کوشش کی۔ تین ماہ بعد جانچ پڑتال کر کے 112 سنتوں کو نوٹس بھیجا گیا اور 13 مہا منڈلیشور برخواست کیے گئے۔ 2017 میں بھی 14 باباؤں کو جعلی قرار دیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک رادھے ماں بھی تھی جس کو جونا اکھاڑے کے مہا منڈلیشور بننے کا اعزاز حاصل ہوا تھا لیکن جب ان کی ایک بھگت کی گود میں بیٹھ کر بوس کنار کی ویڈیو سامنے آئی تو ہٹایا گیا لیکن معافی مانگ کر پھر شامل ہونے کے بعد بگ باس نامی ٹیلی ویژن پروگرام میں چلی گئی تو دوبارہ نکالنا پڑا۔ ان بدنام لوگوں میں سے ایک دیپک تیاگی نے روس سے انجینیرنگ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ماسکو اور لندن میں ملازمت کے بعد یتی نرسنگھانند بن گیا۔ اس پر تمام مذاہب سمیت خواتین کے خلاف نفرت انگیزی کا الزام ہے۔ اس پر قتل کی کوشش، خودکشی کے لیے اکسانے اور ڈکیتی جیسے الزامات کے تحت مقدمات درج ہیں۔ 2019 میں اس کو یوگی کی پولیس نے سنگین درجے کا فسادی قرار دیا اور 2021 میں جونا اکھاڑے نے اس کو مہا منڈلیشور کے عہدے پر فائز کر دیا۔ مہا کمبھ میں ایک آئی آئی ٹی بابا منشیات کی خاطر آشرم سے بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ نوئیڈا کے سچنا نندت زمین کی دلالی اور شراب کا کاروبار کر کے سیاست میں جانا چاہتا تھا۔ اس پر دھوکہ دھڑی کا الزام لگا تو وہ دولت کے زور پر نرجنی اکھاڑے میں مہا منڈلیشور بن گیا۔ آگے چل کر اس کو بھی ہٹانا پڑا۔ 2013 میں مہا نروانی اکھاڑے نے عصمت دری کے دو الزامات میں گرفتار ہو کر جیل سے فرار ہونے والے سوامی ستیا نند کو مہا منڈلیشور بنا دیا۔ 2019 میں اس پر ایک جوڑے نے اپنی دو بیٹیوں کو اغوا کرنے کا الزام لگایا تو وہ ملک چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ جنوبی امریکہ کے ایکویڈور میں ایک جزیرہ خرید کر اس نے وہاں کیلاش نامی ہندو راشٹر قائم کر رکھا ہے اور اب اقوام متحدہ کی رکنیت چاہتا ہے۔ کمبھ میلے میں ننگ دھڑنگ باباؤں کی عجیب و غریب حرکتوں کی ویڈیوز دنیا بھر میں ملک کا نام روشن کر رہی ہیں۔

# عصر حاضر کا منظر پس منظر

**از- ڈاکٹر سید آصف عمری، حیدرآباد**

عصر حاضر ملک الموت ہے ترا جس نے
قبض کی روح تری دے کے تجھے فکر معاش

عصر حاضر کو اگر ہم خوردبین اور دوربین نگاہوں سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص بس فکر معاش میں سرگرداں نظر آتا ہے گویا زندگی کا مقصد اور نصب العین یہی ہے۔ ہر جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ کی آیات سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمارا مطمح نظر فکر آخرت ہو اور ہماری خوشنودی کا باعث رب العالمین کی ذات ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم دنیا پر فریفتہ اور قربان ہیں۔ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقیٰ آخرت بہتر اور باقی ہے یہ جملہ ہر شخص کی سمجھ میں آجائے تو سب سے بہتر اور باقی رہنے والی یعنی آخرت کے لئے کوشش ہوگی۔ دنیا عقلمندوں، باشعور مسلمانوں کے لئے نہ بہتر ہے اور نہ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ سب کچھ فانی ہے اور فانی چیزوں کے پیچھے صرف بے وقوف اور بے دین لوگ پڑتے ہیں۔ کاش ہم مرور ایام سے سبق لیتے۔ یہاں کا ہر لمحہ تیزی کے ساتھ تباہی و بربادی کی طرف گزرتا جا رہا ہے۔ ہر قدم فنا ہو رہا ہے اور ہر جدید قدیم ہوتا جا رہا ہے۔ آج کا بچہ کل کا جوان اور کل کا جوان آج بوڑھا بن گیا ہے۔ کب لوگوں کو ہوش آئے گا اور کب لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوں گے جبکہ ہر صبح ہمیں ایک نئی زندگی اور ہر شام ایک موت سے سابقہ پڑ رہا ہے۔ زندگی اور موت کی اس کشمکش میں ہمیں آخرت کا امتحان دینا ہے۔ شعوری و غیر شعوری طور پر ہم اپنا ورق حیات سیاہ کر رہے ہیں اور اپنا کارنامہ حیات چاہے جو بھی ہو ہمیں کل (آخرت میں) دیکھنا ہے۔ اسی دن کی تیاری کے لئے ہمیں خبردار کیا گیا۔ دنیا کی رنگینیوں، زیب و زینت، آرائش و زیبائش اور اس کی کشش کیسی ہے ہمیں آگاہ کر دیا گیا اور آخرت کی جزا و سزا انعام و عقاب و جنت و جہنم سب کچھ بتائی گئی۔ دراصل ہم میں سے اکثر اپنی موت سے بے خبر ہیں۔ جب ہمارے بدن سے روح نکل جائے گی تب ہم کچھ نہیں کر پائیں گے۔ زندگی اور موت کے فلسفہ کو یوں سمجھا جا سکتا ہے۔

زندگی کیا ہے عناصر کا ظہور ترتیب
موت کیا ہے ان ہی اجزاء کا پریشاں ہونا

عصر حاضر کا منظر نامہ ہمیں مختلف حیثیتوں سے دکھائی دیتا ہے۔ انفرادی و اجتماعی زندگی کو قریب سے دیکھنے پر بے شمار خرابیاں اور برائیاں نظر آئے گی جیسے ہر فرد معاشرہ زر پرستی، شہرت طلبی، خود پسندی، خود غرضی، مفاد پرستی، انا پرستی، سر پرستی، زن پرستی، تن پرستی، عیش پرستی کے غرور اور نشہ میں ڈوبا ہوا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ کس کے پاس کتنا خلوص ہے یہ ہم نہ دیکھ سکتے ہیں نہ کسی کے خلوص پر شہادت دے سکتے ہیں یہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، لیکن طرز زندگی سے لوگوں اور جماعتوں کا مقصد اور عزائم کا پتہ چل جاتا ہے۔ ہماری زندگیوں سے عبادتیں رخصت ہو گئیں۔ عبادتیں ہیں تو اس کی روح نکل چکی ہے۔ گویا بے جان لاشیں ہیں اور بے روح عبادتیں ہیں۔ ہر انسان 99 کے چکر میں گھوم رہا ہے صبح شام پیسہ پیسہ کی تسبیح ہے۔ دینداری اور روحانیت صرف منبر و محراب، تقریر و تحریر اور خوشنمائی کی زینت بن گئی ہے۔ مادہ پرستی اتنی عروج پر ہے کہ آدمی جتنا مالدار ہوتا جا رہا ہے اس سے سخاوت و انفاق ختم ہو رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھوں کو اللہ کی راہ میں مصیبت زدہ کی مدد کرنے میں بڑا بخیل بن گیا ہے۔ ہاں جہاں اس کی دولت سے شہرت ملتی ہے وہاں خرچ کرتا ہے۔ فضولیات، اسراف اور بے جا و بے مقصد کاموں اور بیکار چیزوں کے خریدنے میں بے دریغ خرچ کرتا ہے۔ بیس پچیس سال پہلے لوگوں میں اتنی دولت کی فراوانی نہیں تھی۔ آج روپیہ پیسہ، گھر جائیداد، بینک بیلنس اور بہت کچھ ہے مگر خیر کے کاموں میں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ حرص و لالچ اتنی زیادہ ہے کہ بس ہونے کا نام نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدم کی اولاد کو اُحد پہاڑ برابر سونا دے دیا جائے تو اس پر وہ بس نہیں کرے گا بلکہ وہ تیسرے کی تلاش میں نکلے گا اور اس کی حرص ختم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ قبر کی مٹی میں جا پہنچے گا۔ معاشرہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی جھوٹی شان دکھانے کی خاطر قرض اور سود لے کر بڑا دعوت ولیمہ کرتے ہیں اور شادی بیاہ میں بڑے بڑے قیمتی شادی خانے بک کرتے ہیں ان کو ڈر ہے کہ اگر معیاری شادی نہیں کریں گے تو لوگ کیا کہیں گے؟ لوگوں کا ڈر ہے اللہ کا ڈر نہیں ہے۔ اقربا، رشتہ داروں پر سرسری نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں بھی بھید بھاؤ ہے جو جھوٹی تعریفیں کرتا ہے وہ نور نظر ہے اور جو سچ بولے وہ نظروں میں چبھتا ہے۔ چاپلوسی کو پسند کیا جاتا ہے سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہے اس لئے ہر کوئی کڑوا سچ پسند نہیں کرتا اور جس کے رشتہ دار غریب ہیں ان کو دعوتوں اور گھروں میں دور ہی رکھا جاتا ہے تاکہ ان کی بری نظر نہ لگ جائے اور جہاں تک ان کو کچھ دینے کی بات آتی ہے تو احسان جتا کر دیا جاتا ہے۔ تول تول کر اور بول بول کر دیتے ہیں۔ ہر شخص کو بس اپنی ہی فکر ہے میں اور میرا گھر، نہ والدین اور نہ ہی بھائی بہنیں۔ دن بہ دن حلال و حرام کی تمیز بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ نہ کمانے میں نہ کھانے میں اور نہ دعوتوں کو قبول کرنے میں یہی وجہ ہے کہ دعائیں قبول نہیں ہو پا رہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میری امت پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ آدمی اس بات کی فکر نہیں کرے گا کہ اس کے پاس جو مال آیا ہے حلال ہے یا حرام کا۔ سوشل میڈیا کو اگر حقیقت کے آئینہ میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی ہر ایک کو Shine اور Fine ہونے کا بھوت سوار ہے۔ کیا بچے کیا بوڑھے کیا لڑکے اور لڑکیاں سب کے نزدیک سل فون، آئی فون نور نظر لخت جگر اور جان من بن گیا ہے۔ اس سوشل میڈیا سے ہر جھوٹ سچ بن گیا اور ہر برائی فیشن بن گئی۔ یہ ایک ضرورت تھی مگر سب کے لئے ضروری بن گیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھوں میں یہ پسندیدہ کھلونا بن گیا۔ والدین بچپن سے ہی بچوں کو الیکٹرانک میڈیا کا بادشاہ بنا رہے ہیں۔ رات دیر گئے تک نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے ہاتھوں میں گردش کرتا دکھائی دے گا۔ گھنٹوں تک واٹس ایپ اور فیس بک پر چیٹنگ ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں دل و دماغ متاثر آنکھوں کی بینائی متاثر، جاگنے کی وجہ سے جسم ناتواں اور کمزور اور سب سے زیادہ خطرناک اس کا وہ پہلو ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی کسی کو ایک نظر دیکھ کر اپنی پوری نظریں بس فون پر جما دیتا ہے۔ بچے گیموں میں، جوان کھیلوں میں اور بوڑھے مرد اور خواتین مختلف سیریلیں اور بے ہودہ بداخلاق، حیا سوز پروگراموں میں مصروف ہیں۔ دینی پروگرام اور میسج کو فارورڈ کرنے کا جنون سوار ہے۔ نہ اس کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جانچنے اور پرکھنے کی جستجو ہے بس شیئر کرتے جا رہے ہیں۔ ٹچ فون تو سب کو Don,t Tuch اور Dont Disturb پر Full Stop لگا دیا ہے۔ ٹچ فون کی وجہ سے رشتے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ سب کو عزیزوں سے بڑھ کر سل فون عزیز ہے۔ گھر گھر یہ دجالی فتنہ کی وجہ سے نفسا نفسی کا عالم ہے سب مصروف ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ دلوں سے خوف خدا نکل گیا، آنکھوں سے شرم و حیا رخصت ہو گئی، جسموں سے لباس اتر گیا یا برائے نام رہ گیا۔ فیشن اور میک اپ کے اتنے دیوانے ہو گئے کہ ہر گھر بیوٹی پارلر بن گیا ہے۔ یہ سب ٹی وی سیریلس اور مغربی کلچر کا نتیجہ ہے۔ بازاروں اور مارکیٹ کا رخ کریں تو ہر جگہ جھوٹ، فریب، دھوکہ، جعلسازی، ملاوٹ کا بازار گرم ہے۔ زیادہ مال کمانے کی حرص میں جسم و جان کو ہلاکت کرنے والی چیزیں فروخت کی جا رہی ہیں۔ ہر عید بقرعید اور تہواروں کے موقع پر نئی نئی فلموں کی آمد ہوتی ہے اور فلم دیکھنے کے لئے اڈوانس بکنگ پر ہزاروں پیسے خرچ کرتے ہیں اور ایسی فلمیں معاشرہ و سماج میں دہشت گردی، قتل و غارت گری، دین و مذہب کی توہین آمیز جملے اور نظارے جس سے نوجوان نسل بے دین، بداخلاق اور ظالم و جابر بنتے جا رہے ہیں اور فلم اسٹاروں کے نقش قدم پر چل کر دین کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ وضع قطع، چال چلن میں ہیرو اور ہیروئن کا نمونہ اپنا رہے ہیں۔ پہلے اپنی ذات کی اصلاح اور تزکیہ نفس کی فکر ہو جائے اور وہ اپنی اصلاح کی فکر کرے۔ تنقید کرنا آسان ہے مگر اپنی غلطیوں کی اصلاح مشکل طلب کام ہے۔ لوگ اپنی محفلوں اور ملاقاتوں میں ایک دوسرے کی عیب جوئی اور برائیوں کا جائزہ لیتے رہتے ہیں خصوصاً گھروں میں عورتوں کی زیادہ تر گفتگو یہی ہوتی ہے۔ دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا بھی نیکی ہے۔ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمارے عیبوں اور غلطیوں پر پردہ ڈالے گا۔ عام طور پر لوگوں کے اندر بے کار بے مقصد باتوں پر بحث و تکرار ہوتی ہے۔ بیجا تنقیدیں، بے ہودہ مذاق، جھوٹ، بہتان، تہمت، راز فاش کرنا اور فتوے جھاڑنا بہت عام بات ہو گئی ہے اس کو معیوب اور گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ حقیقت میں لوگوں نے اپنی زندگی کی حقیقت اور قیمت کو کھو دیا ہے۔ سماج و معاشرہ میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو بیکار ہیں اور بے روزگار ہیں۔ سستی، لاپرواہی، غفلت ان کا شیوہ بن گیا اور ایسے لوگوں کو شیطان نے اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ برائیوں کو خوب اچھا بنا کر دکھانا شیطان کا کام ہے۔ دلوں میں وسوسہ اور برے خیالات، شک و شبہ پیدا کرتا ہے۔ اللہ کے ذکر، عبادت نماز قرآن سے دور کرتا ہے۔ شادیوں کا سروے کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ شادی کو وبال بنا دیا گیا۔ سنت صرف مسجد میں نکاح کرنا اور رقعوں پر النکاح من سنتی حدیث لکھوانا باقی رہ گیا۔ سارے کام خاندانی رسومات کی نذر ہو گئے۔ سب سے پہلے تو لڑکیوں کے انتخاب کے موقع پر لڑکے والوں پر خوبصورتی اور دولت کا بھوت سوار ہے اور یہی ترجیح اول ہے باقی سب چیزیں خانہ پری ہے۔ والدین اپنے لڑکے اور لڑکی کو شادی اور نکاح کا مقصد نہیں بتاتے اور حقوق زوجین نہیں سمجھاتے۔ عائلی، معاشرتی و سماجی صورت حال کا جائزہ: یہاں صرف مسلم سماج کے تعلق سے گفتگو ہو رہی ہے کیوں کہ مسلم امت ساری امتوں کے لئے وجود میں لائی گئی جن کا فریضہ ہے کہ وہ خیر اور بھلائی کی دعوت دیں۔ معروف کا حکم دیں اور منکر سے منع کریں تب ہی یہ قوم کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوگی اور اگر اس فریضہ کی ادائیگی میں غفلت کرے گی تو اللہ تعالیٰ آپس میں ایک دوسرے سے برسر پیکار کردے گا یہ آپس میں پھوٹ کا شکار ہو جائے گی اور یہ حالت ذلت و رسوائی کی ہوگی اور بطور عقاب و عذاب ہوگا۔ افسوس کہ اس امت کی اکثریت عوام و خواص بے حسی اور غفلت کی زندگی گزار رہی ہے۔ ہم اتنا ہی کہیں گے، اقبال کی زبانی:

احساس عنایت کر آثار مصیبت کا
امروز کی سورش میں اندیشہ فردا دے

اور دعا ہے ہماری:

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

ہمارے معاشرے میں برائیوں کی کثرت ہے اور ہر جگہ بگاڑ ہی بگاڑ نظر آتا ہے۔ اگر بگاڑ کی اصلاح نہ کی جائے تو دھیرے دھیرے سارے نیک لوگ برے بن جائیں گے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی منکر (برائی) دیکھے تو چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھوں سے تبدیل کرے اور یہ نہیں کر سکتا تو زبان سے اس کی تبدیلی کی اصلاح کرے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو اس برائی کو دل میں برا سمجھے اور یہ کمزور ایمان کی علامت ہے۔" جب برائی کے خلاف آواز اٹھانے والے ختم ہو جائیں گے تو سارا معاشرہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ جہاں مسلمان دین کی دعوت دے سکتے ہیں، نماز پڑھ سکتے ہیں، روزے رکھ سکتے ہیں اور دیگر عبادات بجا لا سکتے ہیں پھر بھی وہ اصلاح اور دعوت کا کام نہ کریں اور خوف و ہراس میں مبتلا ہو کر دعوت دین کو یکسر فراموش کر دے اور اپنی اپنی نیکیوں اور عبادات پر قناعت کرنے لگے اور اجتماعی طور پر سماج میں چند مصلحین و داعی حضرات ہی کام کریں اور دیگر لوگ اپنی دنیا میں مصروف رہیں تو سمجھو کہ یہ اجتماعی طور پر غیرت ایمانی کا فقدان ہے۔ ہمارے مسلم معاشرہ میں اصلاح کے طریقہ کار میں بھی تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ اصلاح سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہوگی تو کامیاب ہوگی اور بہترین نتائج برآمد ہوں گے۔ اصلاح کرنے والا سب سے پہلا تقویٰ، پرہیزگاری، حسن نیت، صبر و تحمل، اعلیٰ اخلاق و سیرت کا حامل ہو اور تنقید کا مقصد تحقیر نہیں بلکہ اصلاح ہو۔ ان ارید الا الاصلاح ہر فرد سب سے پہلے اپنی اصلاح کا پروگرام بنائے اور قرآن و سیرت طیبہ کی روشنی میں اصلاح کا نصاب تلاش کرے۔ مسلم معاشرے میں حسد، بغض عناد اور عداوت کا مرض بھی بہت خطرناک ہے۔ بدلہ اور دشمنی کی آگ میں جلنا حسد ہے اور حسد ایک روحانی مرض ہے۔ شریعت نے حرام کیا ہے (اللہ کی پناہ حسد سے) عفو و درگزر کرنا معاف کرنا اعلیٰ ظرفی کی علامت ہے اور کسی سے دل میں بغض رکھنا اور بدگمانی و بدظنی میں مبتلا ہونا انتہائی بداخلاقی، کم ظرفی اور نکمے پن کی علامت ہے۔ ہر آدمی اگر معاف کرنا اور درگزر کرنا سیکھ لے اور دلوں میں کشادگی پیدا کرلے تو سماجی برائیاں ختم ہوگی۔ کسی پر جھوٹا الزام لگانا یا جھوٹی سنی سنائی باتوں کو عام کرنا اور دوسروں سے بیان کرتے رہنا مسلم معاشرہ کی بدترین خصلت ہے۔ جھوٹ گناہ کبیرہ ہے اور جھوٹ بولنا، جھوٹ سن کر دوسروں سے کہنا یا افواہوں پر یقین کر کے بدگمانی میں مبتلا ہو جانا گناہ اور جرم ہے۔ کسی کے عیب تلاش کرنا یا موقع کی تلاش میں رہ کر عیبوں کو اچھالنا منافقانہ عادت ہے۔ تقویٰ و پرہیزگاری دل میں بھی ہوتی ہے اور ظاہری طور پر عبادات، عادات، اخلاق و معاملات میں بھی ہوتی ہے۔ گفتگو میں بھی ہوتی ہے۔ تقویٰ کی وسعتوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتق اللہ حیث ما کنت جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارو۔ مسلم معاشرہ میں بیکار گفتگو کرنے والے، بیکار اور فضول کام کرنے والے اور اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنے والے بہت ہیں۔ بحث مباحثہ، عیش و آرام، لڑائی، جھگڑے، گھومنے پھرنے، کھانے پینے، شاپنگ کرنے کے لئے بہت وقت ہے اور بہت مال و دولت بھی ہے۔ اپنی ہی آخرت سنوارنے، اپنے ایمان کا جائزہ اور محاسبہ کرنے اپنی عبادات اور روزمرہ کی زندگی پر غور و فکر کرنے کے لئے وقت نہیں، نمازوں کے لئے وقت نہیں، خطبہ سننے کے لئے وقت نہیں، وعظ و نصیحت سننے کے لئے وقت نہیں، عجلت ہے جلد بازی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نہ اللہ کا ڈر ہے نہ علم دین حاصل کرنے کی فکر ہے، نہ آخرت کے لئے توشہ تیار کرنے کی جستجو۔ شیطان نے سب کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ برائیوں اور گناہوں کو خوب سے خوب تر بنا کر پیش کرنا، شک و شبہ پیدا کرنا، دلوں میں وسوسے ڈالنا، اللہ کی بندگی سے ہٹا کر اپنی غلامی میں لانا، فضول خرچی اور اسراف، غصہ سب شیطانی عادتیں ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ بندے توبہ استغفار کریں، گناہوں سے بچیں اور اللہ کی طرف رجوع ہوں۔ سنتوں کی پابندی کریں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ہمیشہ اپنی زبانوں پر اپنے دلوں میں تازہ رکھیں۔ میوزک، موسیقی اور گانے سب کی مرغوب و محبوب شئے بن گئی۔ مغربی کلچر نے ساری دنیا کو خواہشات و لذات کا غلام بنا دیا ہے۔ نوجوان طبقہ گانے بجانے اور میوزک کا دیوانہ ہو چکا ہے۔ گانے بجانے اور میوزک کے بغیر اس کی زندگی نہیں گزرتی جبکہ میوزک سے دلوں میں سختی گمراہی اور بے دینی اور نفاق جیسی بیماریاں آتی ہیں۔ قرآن مجید کا سننا، پڑھنا صرف دینی مدارس میں، مساجد میں اور مرنے کے بعد میت پر ختم قرآن کی حد تک رہ گیا ہے یا پھر سال میں ایک مرتبہ رمضان المبارک میں اور وہ بھی خلاف سنت تلاوت ہوتی ہے تیز رفتاری کے ساتھ پڑھنا حافظ کا کمال سمجھا جاتا ہے۔ حق بات کہنا اور سننا دونوں بھی معیوب ہو گئے ہیں۔ جھوٹ بول کر اپنا الو سیدھا کرنے والا بڑا شاطر اور فنکار کہلاتا ہے۔ ذرا ہم آپسی تعلقات اور رشتہ داریوں کا سروے کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ رشتہ داری نام کی رہ گئی ہے۔ لوگ ذرا ذرا سی بات پر قطع تعلق کر لیتے ہیں حتی کہ بعض بدنصیب اپنی بیوی کی خاطر والدین سے بھی رشتہ توڑ لیتے ہیں۔ والدین کا مقام و مرتبہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ جب تک غیر شادی شدہ تھے ماں باپ سے ہمدردی تعلقات اور خدمت کا جذبہ تھا، جیسے ہی ایک عدد بیوی ملی ماں سے نفرت ہو گئی اور باپ سے دوری ہو گئی جب کہ سب جانتے ہیں ماں کے قدموں تلے جنت اور باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ بیوی سے حد درجہ محبت بلکہ غلو سے بڑھ کر یعنی زن مریدی بھی ہے۔ آخر ایسا کیوں؟ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

جوڑا جہیز منگا کو میں آزما رہا ہوں
بیوی کے ہر حکم پوسر کو جھکا رہا ہوں

زندگی بھر اولاد اپنے ماں باپ کو ستاتی ہے اور جب والدین کا انتقال ہو جاتا ہے تب ان کے نام پر چہلم برسی کی دعوتیں کرتے ہیں۔ نیک اولاد اپنے والدین کے لئے ثواب جاریہ ہے جو اپنے مرحوم والدین کے لئے دعائے خیر اور مغفرت طلب کرتی ہے۔ دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ والدین اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کے لئے ہزاروں لاکھوں کا ڈونیشن دیتے ہیں اور مہنگے اسکولس میں پڑھاتے ہیں مگر دین کی تعلیم کے لئے کوئی فکر نہیں۔ اولاد مشنری اسکولس میں پڑھ کر عیسائیت زدہ ملحد بن رہی ہے نہ ادب ہے اور نہ اخلاق اس کے ذمہ دار خود ماں باپ ہیں۔ اولاد کی اندھی محبت میں حلال و حرام کی تمیز کھو دیتے ہیں ان کی ہر ناجائز خواہش کو پورا کرتے ہیں۔ یہی اولاد والدین کو گھر سے بے دخل کر دیتی ہے۔ رشتوں کو برائے نام نبھانے کے لئے عید تقریب اور جنازہ میں شرکت و ملاقاتیں ہوتی ہیں۔

□□□

روزنامہ
ورق تازہ
3
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
09 Feb. 2025

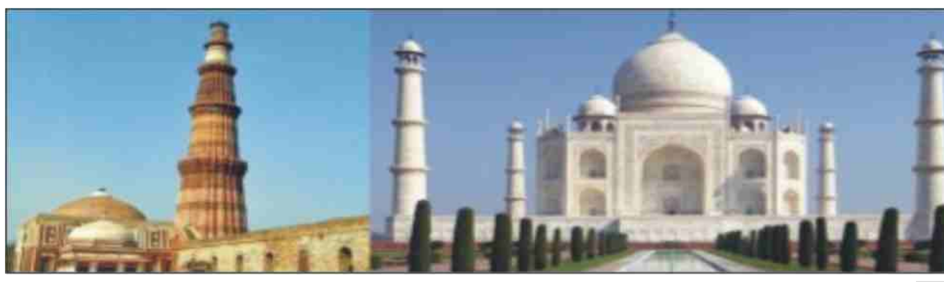

# ملّت ہائی اسکول وجونیئر کالج جلگاؤں میں الوداعی تقریب کا شاندار انعقاد

## امسال کی مثالی طالبہ بنی 'زرنین آرزو'

جلگاؤں: 8رفروری (شیخ زیان احمد): ملّت ہائی اسکول و جونیئر کالج مہرون جلگاؤں میں امسال دسویں اور بارہویں بورڈ امتحان دینے جارہے طلبہ و طالبات کی الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں طلبہ نے اسکول میں گزارے ہوئے لمحات اور تجربات کو پیش کیا۔ آغاز طہورا فاطمہ نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جبکہ مہمان کا تعارف و استقبال شیخ جلیس سر نے پیش کئے۔ بعد ازیں عفیفہ شیخ اشفاق (دہم۔ الف)، صدیق شیخ افضل (دہم۔ ب)، اقصیٰ محسن خان (دہم۔ ج) حلیمہ عبدالوہاب باغبان (یازدہم) زرنین آرزو عبداللطیف شاہ (دوازدہم) نے نمناک آنکھوں سے اسکول میں گزارے ہوئے لمحات، ساتھیوں کے ساتھ کئے ہوئے حسین مذاق، اساتذہ کی ڈانٹ پھٹکار اور نصائح کا بڑی خوبی سے اظہار کرکے ماحول کو جذباتی کر دیا۔ اساتذہ کی جانب سے مسفیرہ میڈم نے طلبہ کو آنے والے امتحان اور بہتر مستقبل کے لئے پندونصائح کرکے رہنمائی کی۔ صدر مدرس حفیظ منیار سر نے مستقبل کی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ پروگرام میں بطور مہمان خصوصی ڈاکٹر توقیر اجمل خان (M.S)، ساجد دیشمکھ، ڈاکٹر اقبال شاہ سر نے بھی اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر سید عابد علی سر اور عبدالقیوم شاہ سر اسٹیج پر موجود تھے۔ دسویں اور بارہویں کے تمام جماعتوں کے Monitors، آل انڈیا ریڈیو پر پروگرام پیش کرنے والے طلبہ، یوم ہندی پروگرام کے طلبہ اور ماحولیات کی بہتری کی غرض سے میدان میں لگائے گئے پودوں کی حفاظت کے لیے سال بھر تعاون کرنے والے طلبہ کو خصوصی انعامات مہمانان کے ہاتھوں تفویض کئے گئے۔ طلبہ کی خصوصی توجہ کا مرکز یعنی شاہ کار فاؤنڈیشن، جلگاؤں کی جانب سے ہر سال دیا جانے والا" التمش شاہ Student of the Year- اعزاز۔ یہ امسال صدیق شیخ افضل (دہم ب)، محویش منتشاء شیخ عظیم (دہم الف)، بشریٰ فاطمہ خلیل منیار (دہم ج) نیز زرنین آرزو عبداللطیف شاہ (بارہویں) ان طلبہ کو دیا گیا۔ ان اعزازات کا اعلان اسکول سو پروائزر سید مختار سر نے کیا۔ اس کے علاوہ ملّت جونیئر کالج سے فارغ اور NMU یونیورسٹی، جلگاؤں سے Gold Medal حاصل کرنے والی مسکان شیخ فیروز اور بشریٰ خان فیروز کی حوصلہ افزائی کی گئی تاکہ امسال امتحان دینے والی طلبہ ان ترغیب پاکر وہ بھی بہتر کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس موقع پر (A,B,C-10 اور 12th) چاروں جماعتوں کے طلباء وطالبات کی جانب سے اسکول کو تحفے پیش کئے گئے۔ اخیر میں محمد رفیق شاہ سر نے اپنے صدارتی خطاب میں طلبہ کو قوم و ملک کو فائدہ پہنچانے والا اچھا شہری بننے کی تلقین کی۔ شیخ یوسف سر نے کلمات تشکر پیش کیئے۔ نظامت کے فرائض ساجد خان سر نے انجام دیئے۔ کامیابی کے لیے تمام اسٹاف نے محنت کی۔

## عالمی کتاب میلہ دھلی میں

# سلیم محی الدین کے مجموعہ کلام ''آئندہ'' کا اجراء

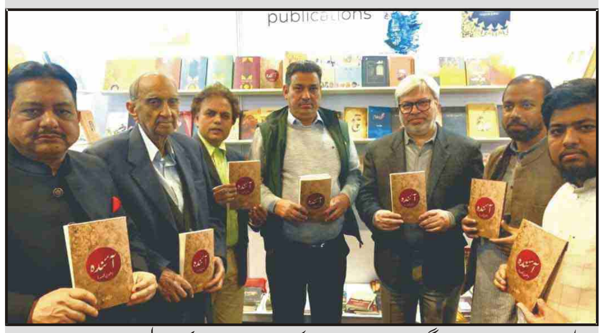


دہلی: 8رفروری: یہاں پرگتی میدان پر ہر سال کی طرح اس سال بھی عالمی کتاب میلہ لگا ہے۔ اس کتاب میلہ میں امسال ریختہ نے جس نمائندہ شاعر کا مجموعہ کلام شائع کیا وہ سلیم محی الدین ہے۔ ۸۰ کی دہائی کے بعد ابھرنے والے شعراء میں سلیم محی الدین ایک ایسے شاعر ہیں جنھوں نے اپنے اچھوتے لب ولہجہ سے اردو قاری اور شائقین شعر وادب کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے۔ دکن کے اس سپوت کے مجموعہ کلام کی اشاعت اہلیان دکن کے لئے باعث فخر ہے۔ یکم فروری سے جاری اس کتاب میلہ میں سلیم محی الدین کی کتاب کا اجراء آج شام مورخہ 7/فروری کو عمل میں آیا۔ اس موقع پر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائریکٹر شمس اقبال، مرکزی وزارت تعلیم میں ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر شعیب رضا خان، پروفیسر ریاض عمر، مقبول شاعر وناظم شفیع ایوب، ماہنامہ اردو دنیا کے مدیر ڈاکٹر عبدالباری، شاہ ولی اللہ ٹرسٹ کے محمد تقی، نئی نسل کے نمائندہ شاعر سالم سلیم اور اردو ادب کی دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ واضح رہے کہ یہ اجراء سلیم محی الدین کی غیر موجودگی میں عمل میں آیا۔

## مرکز علم وعرفاں دینی تعلیمی تربیتی درسگاہ

# دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور کا فیض سارے عالم میں پہنچا ہے

مولانا محمد جمال الدین صدیقی رشادی
مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر
بنگلور32، موبائیل:9342170111

اللہ رب العزت کا فضل وکرم، انعام واحسان ہندستان کے طول وعرض میں دینی مدارس کا قیام اور ان کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں، ام المدارس جامعہ باقیات الصالحات ویلور تمل ناڈو، ازہر ہند دارالعلوم دیوبند یوپی، مظاہر العلوم سہارنپور یوپی، ندوۃ العلماء لکھنو یوپی، جامعہ نظامیہ حیدرآباد، جامعہ رحمانی مونگیر بہار، جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات، جامعہ دار السلام عمر آباد تمل ناڈو، کاشف العلوم مرکز نظام الدین دہلی، دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور کرناٹک، تاج المساجد بھوپال مدھیہ پردیس، جامعۃ الہدایہ جے پور راجستھان، جامعہ دارالسلام مالیر کوٹلہ پنجاب، جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا مہاراشٹر اور دیگر مدارس دینیہ اوران کی شاخیں ہزاروں کی تعداد میں ملک بھر میں موجود ہیں، تعلیم وتعلم کا یہ سلسلہ اپنی پوری آب وتاب کیساتھ جاری ہے اور علمی کارواں مسلسل اپنی دینی علمی خدمات انجام دے رہا ہے، مرکز علم وعرفاں، سرزمین ہند کی مرکزی اور بافیض مقبول ترین دینی تعلیمی تربیتی اور دعوتی درسگاہ دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور جسے 1960ء میں مخدوم الملت شیخ طریقت امیر شریعت کرناٹک عارف باللہ رئیس العلماء حضرت علامہ الشاہ مفتی ابوالسعود احمد صاحب باقویؒ نے قائم فرمایا، مبلغ اسلام، داعی عرب والعجم، حضرت علامہ الشاہ محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ حضرت جی مرکز نظام الدین دہلی نے اپنی مستجاب دعاؤں سے افتتاح فرمایا، مادر علمی دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور کا قیام وقت کی ایک اہم ضرورت تھی، یہ ایک الہامی فیصلہ تھا، دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور صرف ایک دینی مدرسہ ہی نہیں، دار العلوم سبیل الرشاد صرف ایک تعلیمی تربیتی درسگاہ ہی نہیں، دار العلوم سبیل الرشاد صرف ایک دعوتی واصلاحی مرکز ہی نہیں، دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور ایک تعلیمی وتربیتی تحریک کا نام ہے، ایک تحریک ہے دین اور اسلام کی حفاظت کیلئے، قرآن وحدیث فقہ وافتاء کی تعلیم کی نشر و اشاعت کیلئے، شریعت مطہرہ کے فروغ وتحفظ کیلئے، کلمۃ اللہ کی بلندی کیلئے، جہالت وضلالت کی گھٹا ٹوپ اندھیروں میں علم وعرفاں کی روشنی کیلئے، صحیح عقیدہ کی بقاء اور باطل کی مدافعت کیلئے اس طرح بفضلہ تعالیٰ ایک دینی تحریک کا آغاز ہوا، یہ بانی دارالعلوم سبیل الرشاد بڑے حضرتؒ کی نیک نیتی، صفائے قلبی خلوص خالص کا نتیجہ اور ثمرہ ہے، مختصر مدت میں اللہ تعالیٰ نے اس دینی تعلیمی ادارہ کو وہ مقبولیت اور قبولیت عطا فرمائی ملک کے چاروں طرف سے کیا برصغیر ایشائی ممالک، یورپی ومغربی ممالک، سعودی عربیہ، خلیجی ممالک، حجاز مقدس، مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ، ویسٹ انڈیز کیوبا اور فجی جسے دور دراز ملکوں سے طالبان علوم نبوت بڑی تعداد میں دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور آئے، بانی دارالعلوم سبیل الرشاد اور اکابرین اساتذہ علم وفن سے اکتساب فیض کیا، سرچشمہ علم وفضل سے سیراب ہوئے، اپنے اپنے ملکوں، علاقوں، شہروں اور گاؤں میں بانی دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور کی ہدایت کے مطابق اور دارالعلوم سبیل الرشاد کے تعلیمی وتربیتی نہج پر ہزاروں مکاتب قرآنیہ و مدارس دینیہ، دارالعلوم اور جامعات قائم کیے، پورے عالم میں دینی تعلیمی تربیتی دعوتی اور اصلاحی تحریک کا جال بچھ گیا اور اس طرح دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور کا فیض سارے عالم میں پہنچا ہے، آج ہم بانی دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور او ر اپنے تمام اکابرین اور اساتذۂ کرام تمام محسنین اور ارکان شوری کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں جو اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں اور انکے لئے بارگاہ خداوندی میں دعائے مغفرت اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے ہیں اور جو ہمارے اساتذۂ کرام محسنین اور ارکان شوری موجود ہیں سب کی عمر درازی، صحت و عافیت، اوران کے فیوض و برکات کے عام اورتام ہونے کے دعا کرتے ہیں بالخصوص فخر الملت امیر شریعت کرناٹک نمونہ اسلاف استاذ الاساتذہ فقیہ العلماء حضرت علامہ الشاہ صغیر احمد خان صاحب رشادی دامت برکاتہم مہتمم دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور اللہ تعالیٰ حضرت والا کے سایہ فضیلت کو ہمارے سروں پر تادیر قائم فرمائے، بروز اتوار ۹ فروری ۲۰۲۵ء صبح ساڑھے دس بجے دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور میں جلسہ دستار بندی وتقسیم اسناد فارغ التحصیل مفتیان فضلاء علماء حفاظ اور قراء منعقد ہے، برادران اسلام سے گذارش ہے اس مبارک جلسہ میں شرکت فرماکر جلسہ دستار بندی وتقسیم اسناد کے روح پرور منظر، اساتذہ کرام، مشاہیر علمائے عظام اور حضرت امیر شریعت کے خطاب عالی اور دعائے مستجاب سے مستفیض ہوں، اللہ تعالیٰ مادر علمی کو اسی طرح شاداب اور آباد رکھے، اس کے فیضان کو تاقیامت جاری رکھے، آمین یارب العالمین۔

# بھیونڈی میں خواتین کے اجتماع کامیاب انعقاد

## مدرسہ رقیہ للبنات کوٹر گیٹ میں اس سال 24 فارغات

بھیونڈی: 8رفروری (شارف انصاری):- مدرسہ رقیہ للبنات بھیونڈی کا سالانہ عظیم الشان جلسہ ردا فضیلت وقرأت وتقسیم انعامات ۳ شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ بروز چہارشنبہ کو نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ انور بوبیرے ہال چوتھا نظام پورہ بھیونڈی میں تلاوت قرآن مجید سے اس مبارک محفل کا آغاز کیا گیا۔ بعدۂ حمد مبارکہ ونعت مبارکہ و مناقب سے مستورات کے قلوب و اذہان کو منور ومجلی کیا گیا۔ اس کے بعد بچیوں نے کفر وارتداد پر بہترین انداز میں مکالمہ پیش کیا۔ بعدۂ محترمہ عالمہ سیدہ قیصر آپا صاحبہ کی آمد ہوئی اُنھوں نے درجہ ناظرہ کی بچیوں کو انعام واکرام ختم القران سے نوازا۔ اور مدرسہ ھذا کی صدر معلمہ محترمہ عالمہ فاضلہ ثریا خانم اعظمی صاحبہ نے محترمہ سیدہ قیصر آپا صاحبہ کی ردا پوشی کی۔ بعدۂ سیدہ قیصر آپا صاحبہ نے مختلف زبانوں میں نعت مبارک پیش کیا۔ اور آپ نے ایک بہترین موضوع حیا سے بہترین انداز میں خطاب کی ابتدا فرمائی اور اپنے بہترین انداز میں خواتین کی اصلاح پرزور دیتے ہوئے ارتداد پر اختتام کیا۔ علاوہ ازیں مدرسہ ھذا کی ممبئ عظمیٰ سے تشریف لانے والی مہمان خصوصی سیدہ احتشام رضویہ صاحبہ و سیدہ قیصر آپا صاحبہ اور معلمات مدرسہ رقیہ للبنات نے اس سال فارغ ہونے والی طالبات کو اسناد و ردائے فضیلت وقرأت سے نوازا۔ علاوہ ازیں طالبات جنھوں نے اپنی اپنی جماعت میں اوّل نمبر سے کامیابی حاصل کیں انھیں انعامات سے نوازا گیا۔ اور مکمل سال میں صد فیصد حاضری اور اخلاقی میدان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی طالبہ کو سال کے بہترین طالبہ کے اعزاز وانعام سے نوازا گیا۔ بعدۂ مہمان خصوصی سیدہ احتشام رضویہ صاحبہ جنھوں نے علمی خطاب فرمایا علم دین کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ کے واقعے کو پیش کیا انکی والدہ انہیں کیسے علم دین سیکھنے بھیجا اور ضروریات دین کے مسائل سے خواتین کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد دیگر مدارس کے معلمات وصدر معلمات کو تحائف سے نوازا گیا۔ خصوصی شرکاء میں دیگر مدارس کے معلمات وفارغات بھی تھیں۔ آخر میں دعا وسلام پر محفل کا اختتام ہوا۔

# بینڈ کی گونج، کامیابی کا اعلان

## انجمن خیر الاسلام سکول کی بینڈ ٹیم ضلعی سطح پر نمایاں

تھانے: 8رفروری (آفتاب شیخ) انجمن خیر الاسلام اردو بوائز ہائی اسکول کی بینڈ ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساکیت پولیس گراؤنڈ، تھانے میں منعقدہ ضلعی سطح کے بینڈ مقابلے میں چوتھا مقام حاصل کیا۔ اس مقابلے میں تھانے، بھیونڈی، ممبرا، کلوا، کلیان اور ڈومبیولی کے 28 اسکولوں نے حصہ لیا۔ مقابلے کے دوران تھانے کے ضلع کلکٹر اشوک شنگارے اور پولیس کمشنر آشوتوش ڈمبرے خصوصی طور پر موجود تھے۔ جیتنے والی ٹیموں کو مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے انجمن خیر الاسلام اسکول کی بینڈ ٹیم کو سرٹیفکیٹ اور ٹرافی پیش کی۔ ادارہ کے سیکرٹری ہانی فرید، چیئرمین حنیف لکڑ والا، اسکول کے قائم مقام پرنسپل زبیر بخشی اور تمام تدریسی عملے نے بینڈ ٹیم کے طلبہ اوران کے ٹرینر استاد متین شیخ کو اس کامیابی پر مبارکباد دی اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔

# جے ایس ایف ایم کے چیئرمین نے سندھ اور پاک مقبوضہ جموں وکشمیر کے ساتھ پاکستان کے سلوک کی مذمت کی

لندن۔8رفروری۔ایم این این۔ جئے سندھ فریڈم موومنٹ (JSFM) کے چیئرمین سہیل ابڑو نے سندھی لوگوں کے خلاف پاکستان کے مبینہ مظالم کی شدید مذمت کی اور 5 فروری کو لندن میں ہونے والے احتجاج کے دوران پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر کے لوگوں کی غیر متزلزل حمایت کا اظہار کیا۔ پاکستانی ہائی کمیشن کے باہر یونائیٹڈ کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی کے زیر اہتمام احتجاج، سندھ، بلوچستان، اور پاک مقبوضہ جموں وکشمیر سمیت پاکستان کے اندر مظلوم علاقوں کی مشترکہ جدوجہد کو اجاگر کیا۔ ابڑو نے کشمیر میں پاکستان کے اقدامات کے تاریخی تناظر پر زور دیتے ہوئے کہا کہ 1947 میں مہاراجہ ہری سنگھ کے دور حکومت میں جموں وکشمیر پر پاکستان کا حملہ خطے کے کچھ حصوں پر غیر قانونی قبضے کا باعث بنا۔ انہوں نے مظلوم قوموں کے درمیان یکجہتی کی اہمیت پر زور دیا تاکہ اجتماعی طور پر اپنے حقوق اور آزادی کا مطالبہ کیا جا سکے، پاکستان کے مبینہ ریاستی سرپرستی میں ہونے والے جبر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کرنے کے لیے مسلسل احتجاج پر زور دیا۔ یو کے پی این پی نے اپنے بیان میں، پاک مقبوضہ جموں وکشمیر میں خود مختاری اور خود ارادیت کے لیے پرامن جدوجہد کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا، عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ کشمیر میں کیے گئے اقدامات کے لیے پاکستان کو جوابدہ ٹھہرائے اور کشمیر کے حق خود مختاری کو تسلیم کرے۔

# بلوچستان کے نئے زرعی انکم ٹیکس بل کو کسانوں کی مخالف کا سامنا

بلوچستان۔8رفروری۔ایم این این۔ بلوچستان اسمبلی نے حال ہی میں ایک نیا ٹیکس بل منظور کیا جس میں زرعی آمدنی پر 45 فیصد تک ٹیکس عائد کیا گیا ہے، جس سے کسانوں کی تنظیموں کی طرف سے نمایاں مخالفت ہوئی ہے جو اسے کسان مخالف پالیسی سمجھتے ہیں۔ بل میں 600,000 پاکستانی روپے تک کی آمدنی ٹیکس سے پاک ہے، لیکن بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی سفارشات کی بنیاد پر 56,00,000 پاکستانی روپے سے زیادہ آمدنی کے لیے بتدریج زیادہ شرحیں 45 فیصد تک پہنچنے کے ساتھ ایک درجے کا ٹیکس نظام متعارف کرایا گیا ہے۔

# بھیونڈی تعلقہ کے وجریشوری لاج میں ایک 19 سالہ لڑکی کی عصمت دری

## فحش ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی، 3 کے خلاف مقدمہ درج

بھیونڈی: 8رفروری (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر کے کامتگھر علاقے کی ایک 19 سالہ لڑکی کو اس کے ہی دوستوں نے گھناؤنی سازش کے تحت نہ صرف زیادتی کا نشانہ بنایا بلکہ اس کی فحش ویڈیو بنا کر اسے وائرل کرنے کی دھمکی دے کر بلیک میل بھی کیا گیا۔ متاثرہ کی شکایت پر شہر پولیس نے دو نوجوان اور ایک نوجوان خاتون سمیت تین افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ بھیونڈی شہر پولیس کے مطابق 29 دسمبر کی دوپہر کو 19 سالہ لڑکی کا دوست چاند خان (22) ساکن کامتگھر اسے لالچ دے کر وجریشوری لے گیا جہاں اس نے متاثرہ لڑکی کی زبردستی ایک لاج میں عصمت دری کی اور اس کی مرضی کے خلاف عریاں حالت میں اس کی ویڈیو بنا کر واٹس ایپ پر وائرل کردی۔ اس سازش میں اس کا ساتھ دینے والے کویتا اور ضمیر خان نے متاثرہ کی فحش ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل کرنے کی دھمکی دی۔ واقعے کے بعد متاثرہ بہت خوفزدہ تھی۔ لیکن ایک ماہ گزرنے کے بعد متاثرہ نے سٹی پولیس سے واقعے کی شکایت کی ہے۔ پولیس نے چاند خان، کویتا اور ضمیر خان کے خلاف انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ 66(بی) اور بی این ایس کی دفعہ 3(5)، 351(2)، 356(2)، 46 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

# بلوچستان میں جبری گمشدگیوں میں اضافے کی پانک نے مذمت کی

بلوچستان۔8رفروری۔ایم این این۔ پانک نے بلوچستان میں جبری گمشدگیوں میں حالیہ اضافے پر سخت تنقید کی، جس میں 3 اور 5 فروری 2025 کے درمیان آٹھ افراد کے اغوا کو نمایاں کیا گیا، جن میں پنجگور، کوئٹہ، گوادر، اور تربت جیسے مختلف مقامات سے طلباء، دکاندار، اور مزدور شامل ہیں۔ یہ بلوچ اسکالر اللہ داد بلوچ کے قتل کی بلوچ یکجہتی کمیٹی کی مذمت کے بعد ہے، جس میں خطے میں ٹارگٹ کلنگ، ماورائے عدالت پھانسیوں، اور جبری گمشدگیوں کے جاری طرز پر زور دیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے علمبردار بلوچستان میں انسانی حقوق کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کررہے ہیں اور بین الاقوامی مداخلت پر زور دے رہے ہیں کہ ان زیادتیوں کو روکا جائے اور مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے، پانک اور دیگر تنظیمیں متاثرین اور ان کے خاندانوں کے لیے انصاف کے لیے اپنی کالیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

# ماہ شعبان آمد رمضان کی نوید دیتا ہے؛ اسکی تیاری خوشدلی سے کیجئے: مولانا عبدالحفیظ اسلامی

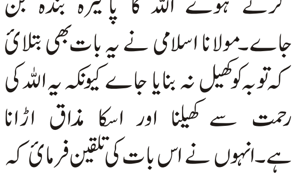

حیدرآباد، 7رفروری (پریس ریلیز) ماہ شعبان المعظم عظمت سے بھرا ہوا ہے، اس ماہ معمولات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمیں اسکا بھرپور علم ہونا چاہیے؛ من چاہی اعمال طبع زاد دین اختیار کر کے گناہ کا ارتکاب نہ کریں!۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی خطیب مسجد صالحہ قاسمؒ نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اللہ تعالی کی نعمتوں کی قدر کریں تو دنیا ہمیں قدر کی نگاہوں سے دیکھے گی۔ موجودہ حالات پر تبصرہ فرماتے ہوئے انہوں نے یہ بتایا کہ دنیا کی بیجا طلب آخرت سے غفلت کے یہ ثمرات ہیں جو آج ہم ساری دنیا میں بھکت رہے ہیں۔ ماہ شعبان میں گناہوں سے سچی توبہ کریں اپنے رب اعلی عظیم کو راضی کریں اللہ تعالی اپنے بندوں کو بہت زیادہ معاف فرماتا ہے، اگر کسی کے گناہ سمندر کے برابر بھی ہوں تو سچی توبہ کرکے آدمی اللہ تعالی کو بہت زیادہ معاف کرنے والا پائے گا۔ ایک روایت کے مطابق پندرہ ویں شب شعبان، اللہ رب تعالی، آسمان دنیا پر آتے ہیں اور سب مخلوق کے گناہ معاف فرماتے ہیں خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس عظیم موقع پر اپنے خطاؤں کی اللہ تعالی سے معافی طلب کرتے ہوئے اللہ کا پاکیزہ بندہ بن جائے۔ مولانا اسلامی نے یہ بات بھی بتلائی کہ توبہ کو کھیل نہ بنایا جائے کیونکہ یہ اللہ کی رحمت سے کھیلنا اور اسکا مذاق اڑانا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تلقین فرمائی کہ رمضان المبارک کی ابھی سے خوب تیاری شروع کریں۔ نیکیوں کی طرف رغبت پیدا کرنے کے لیے ماہ شعبان بہترین ذریعہ ہے، اپنے مستحق بھائیوں اور رشتہ داروں کی مالی مدد کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشہ قدم پر چلتے ہوئے بندگان خدا کے ساتھ رحم کرم کا معاملہ فرمائیں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ماہ شعبان کو اپنے حق میں خوشی وشادمانی کا باعث بنانا ہو تو غیر مسنون اعمال سے اجتناب کرنا ہوگا، انفرادی عبادات پر اپنی پوری توجہ مرکوز کرنی ہوگی۔ اور قرآن وحدیث سے اپنے کو جوڑنا ضروری ہے، والدین کو چاہیے کہ اپنے کو ایک مثالی نمونہ بنائیں شریعت کے مطابق اپنے کو ڈھالیں کوئی کام ایسا نہ کریں جس سے اولاد کی تربیت متاثر ہوتی ہو، لقمہ حرام سے خود بچیں اور اولاد کو بھی بچائیں؛ کیونکہ اولاد کے بارے میں بھی کل روز قیامت سخت پوچھ ہونے والے ہے۔

# جنوبی کوریا نے فوجی آلات سے چین کی ڈیپ سیک تک رسائی کو روکا

سیول ۔ 8رفروری۔ ایم این این۔ جنوبی کوریا کی دفاع اور تجارت کی وزارتوں نے جمعرات کو کہا کہ انہوں نے ڈیپ سیک کی ورک کمپیوٹرز تک رسائی کو روک دیا ہے، ملک کے ڈیٹا واچ ڈاگ کی جانب سے چینی AI اسٹارٹ اپ کی درخواست کے بعد یہ واضح کرنے کے لیے کہ وہ صارف کی معلومات کا انتظام کیسے کرتا ہے۔ ڈیپ سیک نے گزشتہ ماہ اپنا R1 چیٹ بوٹ لانچ کیا تھا، اور دعویٰ کیا تھا کہ یہ سرمایہ کاری کے ایک حصے کے لیے ریاستہائے متحدہ میں مصنوعی ذہانت کے پیس سیٹرز کی صلاحیت سے میل کھاتا ہے۔ جنوبی کوریا، فرانس اور اٹلی جیسے ممالک کے ساتھ، ڈیپ سیک کے ڈیٹا کے طریقوں کے بارے میں سوالات پوچھے ہیں، اس بارے میں معلومات کے لیے ایک تحریری درخواست جمع کرائی ہے کہ کمپنی صارف کی معلومات کو کیسے ہینڈل کرتی ہے۔ سیئول کی وزارت دفاع نے جمعرات کو کہا کہ اس نے ڈیپ سیک کو انٹرنیٹ سے منسلک ملٹری کمپیوٹرز سے بلاک کر دیا ہے، جبکہ وزارت تجارت کا کہنا ہے کہ ایجنسی کے اندر موجود تمام پرسونل کمپیوٹرز پر عارضی طور پر رسائی کو محدود کر دیا گیا ہے۔ وزارت کے ایک اہلکار نے اے ایف پی کو بتایا،" ڈیپ سیک کے لیے بلاک کرنے کے اقدامات خاص طور پر انٹرنیٹ کے ساتھ فوجی کام سے متعلق پی سی کے لیے لاگو کیے گئے ہیں۔ تجارت کی وزارت نے کہا کہ ڈیپ سیک نے ڈیٹا واچ ڈاگ کی انکوائری کا جواب نہیں دیا ہے۔ وزارت تجارت کے ایک اہلکار نے اے ایف پی کو بتایا،"ہم نے ڈیپ سیک کو عارضی طور پر بلاک کر دیا ہے کیونکہ اس نے پرسنل انفارمیشن پروٹیکشن کمیشن کی انکوائری کا جواب نہیں دیا۔ پچھلے ہفتے، اٹلی نے ڈیپ سیک کے R1 ماڈل کی تحقیقات کا آغاز کیا اور اسے اطالوی صارفین کے ڈیٹا پر کارروائی کرنے سے روک دیا۔ ڈیپ سیک نے کہا ہے کہ اس نے اپنے بڑے سیکھنے کے ماڈل کو تقویت دینے کے لیے کم اعلی درجے کی H800 چپس کا استعمال کیا- جسے 2023 تک امریکی برآمدی کنٹرول کے تحت چین کو فروخت کرنے کی اجازت ہے۔

# ''لو یا پا'' باکس آفس پر راج کر رہی ہے، نوجوان ناظرین اس کی تازہ رومانوی کہانی کو پسند کر رہے ہیں

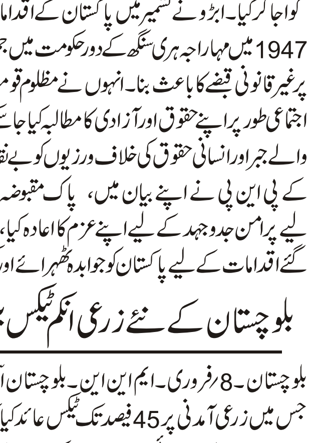

ممبئی: 8رفروری (ایم ملک) جنید خان اور خوشی کپور اداکاری والی بہت سے انتظار کی جانے والی فلم لو یا پا نے زبردست اوپننگ لی ہے اور باکس آفس پر زبردست قبضہ جمایا ہے۔ فلم کو زبردست الفاظ سے فائدہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے نوجوان شائقین سینما گھروں کا رخ کر رہے ہیں۔ لوگ اس کی جدید محبت کی کہانی اور آج کے رشتوں کے نئے تناظر کو پسند کر رہے ہیں، خاص طور پر نوجوانوں میں اس کا زبردست کریز دیکھا جا رہا ہے۔ لو یا پا نے جنرل زیڈ سامعین کے دلوں میں ایک خاص جگہ بنائی ہے! آج کے رشتوں کو حقیقی اور ایماندارانہ انداز میں جس انداز میں پیش کیا گیا ہے اس کے لیے فلم کو کافی پذیرائی مل رہی ہے۔ فلم نے باکس آفس پر بھی زبردست شروعات کی ہے، اپنے پہلے دن 1.25 کروڑ روپے جمع کر لیے ہیں۔ سوشل میڈیا پر اس فلم کے بارے میں کافی چرچا ہے، لوگ اسے ایک رشتہ دار اور جذباتی محبت کی کہانی قرار دے رہے ہیں، جو نئی نسل کے جذبات کو بہت اچھی طرح قید کرتی ہے۔ جنید خان اور خوشی کپور کے درمیان کیمسٹری اسے اور بھی خاص بناتی ہے، جس سے لو یا پا کو نوجوان سامعین میں پسندیدہ بنا دیا جاتا ہے! لیو یا پا کے لیے شائقین کا جنون دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے۔ تھیٹروں میں بھیڑ بڑھ رہی ہے، اور ہر شو میں زبردست ٹرن آؤٹ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ فلم کو اپنی کہانی، شاندار پرفارمنس، اور دل کو چھو لینے والی موسیقی کے لیے ناقدین اور سامعین دونوں کی جانب سے زبردست جائزے مل رہے ہیں۔ فلم کی توانائی، جدید محبت کی تصویر کشی، اور Gen-Z سامعین کے ساتھ اس کا تعلق اسے اور بھی خاص بناتا ہے۔ لو یا پا صرف ایک رومانوی فلم نہیں ہے بلکہ جذبات اور حقیقی زندگی کے رشتوں کی ایک خوبصورت جھلک ہے جسے دیکھنے کے بعد ہر کوئی اس سے جڑ سکتا ہے۔ 7 فروری 2025 کو ریلیز ہونے والی، لو یا پا کی تھیٹروں میں مضبوط گرفت ہے، اور فلم کے لیے شائقین کا جنون کم نہیں ہو رہا ہے۔ باکس آفس پر شاندار کارکردگی دکھانے والی یہ فلم اس سال کی سب سے زیادہ زیر بحث رومانوی فلموں میں سے ایک بن گئی ہے۔

# امریکہ اور جاپان کا اقتصادی، سلامتی کے محاذوں پر چین کا مقابلہ کرنے کے لیے اتحاد کا منصوبہ

واشنگٹن ڈی سی۔ 8/ فروری۔ ایم این این۔ امریکہ اور جاپان نے اقتصادی اور سلامتی کے محاذوں پر چین کا مقابلہ کرنے کی کوششوں میں اتحاد کو پیش کیا اور" آزاد اور کھلے" ہند- بحرالکاہل کے اپنے عزم کا اعادہ کیا جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ کو جاپانی وزیر اعظم شگیرو ایشیبا سے ملاقات کی۔ جاپانی رہنما کے ساتھ وائٹ ہاؤس میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں، ٹرمپ نے اس ہفتے ٹوکیو کو تقریباً 1 بلین امریکی ڈالر کی غیر ملکی فوجی فروخت کی منظوری کو نوٹ کیا اور امریکی فوجی طاقت کو تقویت دینے کا عزم کیا۔ چین کے مقابلے میں امریکی فوجی تیاری کے بارے میں پوچھے جانے پر صدر نے کہا کہ وہ توقع کرتے ہیں کہ امریکہ کے پاس" دنیا کی اب تک کی سب سے مضبوط فوج، چین سے کہیں زیادہ مضبوط، کسی سے بھی زیادہ مضبوط"۔ ٹرمپ نے 900 ملین امریکی ڈالر مالیت کے معیاری میزائل 6 بلاک I میزائلوں کی ممکنہ فروخت کو جاپان کے ساتھ اپنی انتظامیہ کی وابستگی کے اظہار کے طور پر سراہا، جس نے کئی دہائیوں سے تزویراتی طور پر اہم خطے میں ایک علاقائی تنازعہ پر چین کے ساتھ مذاق کیا ہے۔ SM-6 اس لحاظ سے منفرد ہے کہ مبینہ طور پر اینٹی ایئر، اینٹی شپ اور اینٹی بیلسٹک میزائل مشن انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ٹرمپ اور ایشیبا نے" امن اور سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے مل کر کام کرنے" کا وعدہ کیا، صدر نے مزید کہا میں پورے ہند- بحرالکاہل میں طاقت کے ذریعے امن کہتا ہوں۔" ایشیا، جو نومبر میں ٹرمپ کے ساتھ نجی ملاقات کو محفوظ بنانے میں ناکام رہی، نے کہا کہ دونوں نے" اس بات کی تصدیق کی کہ جاپان- امریکہ کے باہمی تعاون اور سلامتی کے معاہدے کا آرٹیکل 5 سینکاکو جزائر پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ معاہدہ 1960 کا ہے اور یہ امریکہ کو جاپان میں فوجی اڈے رکھنے کا اختیار دیتا ہے اور ساتھ ہی اتحادیوں کو بھی حملے کی صورت میں ایک دوسرے کا دفاع کرنے کا پابند کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ" ہم آزاد اور کھلے ہند- بحرالکاہل کا مکمل دفاع کرنے کے لیے طاقت یا جبر کے ذریعے جمود کو تبدیل کرنے کی یکطرفہ کوششوں کی اجازت نہ دینے اور مشرقی اور جنوبی چین کے سمندروں میں ایسی کوششوں کی مخالفت کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ گزشتہ ستمبر میں چین اور روس کے جنگی جہازوں نے جاپان کے ساحل پر بحری گشت کیا۔ پچھلے سال بھی، چینی کوسٹ گارڈ کے جہاز جاپان کے علاقائی پانیوں کے قریب مشرقی بحیرہ چین میں متنازعہ جزائر کے گرد ریکارڈ 353 دنوں تک کام کرتے رہے۔

# شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد بنگلہ دیش میں اسلام پسند اور کالعدم تنظیمیں زیادہ فعال ہوگئی ہیں: کلیم اللہ

ڈھاکہ 8 فروری۔ ایم این این۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے شعبہ پبلک ایڈمنسٹریشن کے پروفیسر ناظم الحق کلیم اللہ نے انکشاف کیا ہے کہ شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد بنگلہ دیش میں اسلام پسند اور کالعدم تنظیمیں زیادہ فعال ہوگئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش جماعت اسلامی اور حفاظت اسلام جیسی تنظیموں نے اپنی سرگرمیاں بڑھا دی ہیں، جبکہ کالعدم تنظیم حزب التحریر بھی منظر عام پر آرہی ہے اور پمفلٹ، پوسٹرز اور پریس کانفرنسز کے ذریعے اپنی موجودگی کا احساس دلا رہی ہے۔ پروفیسر کلیم اللہ نے 5 فروری کو شیخ مجیب الرحمٰن کی رہائش گاہ پر ہجوم کے حملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مظاہرین وہاں جھنڈے لہرا رہے تھے اور دیواروں پر پوسٹرز چسپاں کررہے تھے۔ مقامی میڈیا کے مطابق، مظاہرین نے گیٹ توڑ کر احاطے میں داخل ہو کر توڑ پھوڑ کی۔ یہ احتجاج سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی ایک آن لائن تقریر کے بعد ہوا۔ سوشل میڈیا پر پہلے ہی سے پوسٹس میں شیخ حسینہ کی تقریر کی صورت میں شیخ مجیب الرحمٰن کی رہائش گاہ کی جانب بلڈوزر جلوس" کی کال دی گئی تھی۔ رات 10:45 بجے کے قریب ایک کھدائی کرنے والی مشین گھر کو منہدم کرنے کے لیے لائی گئی۔ مظاہرین، جو شام 8 بجے کے قریب ایک ریلی میں پہنچے تھے، نے مرکزی گیٹ توڑ کر اندر داخل ہو کر جائیداد کو نقصان پہنچایا۔

# حکومتی اسکیمیں اپنے رابطے میں ہر شخص تک پہنچائیں: جسٹس نتین

## کنوٹ میں حکومتی خدمات ومنصوبوں کے بڑے کیمپ کو عوام کا پرجوش ردعمل

کنوٹ: 8رفروری:(ورق تازہ نیوز) آج کنوٹ میں جتنی بھی اسکیمیں آپ کو معلوم ہوئی ہیں، ان اسکیموں سے خود فائدہ اٹھائیں۔ساتھ ہی ان اسکیموں کو اپنے رابطے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں، یہ اپیل ممبئی ہائی کورٹ کے جسٹس نتین سوریہ ونشی نے آج یہاں کی۔کنوٹ کے تعلقہ کھیل کمپلکس میں منعقدہ حکومتی خدمات اور منصوبوں کے بڑے کیمپ میں وہ بول رہے تھے۔اس بڑے کیمپ کا انعقاد مہاراشٹر اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی ممبئی کے احکامات کے تحت ناندیڑ ضلع لیگل سروسز اتھارٹی، ضلع انتظامیہ ناندیڑ، کنوٹ تعلقہ لیگل سروسز کمیٹی اور تعلقہ انتظامیہ کنوٹ کے مشترکہ تعاون سے کیا گیا تھا۔اس کیمپ میں کئی مستحقین کو معززین کے ہاتھوں مختلف حکومتی منصوبوں کے سرٹیفکیٹ دیے گئے۔صحت، تعلیم، زراعت، خواتین وبچہ بہبود، ذاتی فائدے کی کئی اسکیمیں اور محکمہ سماجی انصاف کی اسکیموں کے کئی اسٹال یہاں لگائے گئے تھے۔ہر اسٹال کو معززین نے دورہ کر کے معائنہ کیا۔ممبئی ہائی کورٹ کے جسٹس نتین سوریہ ونشی، جسٹس شیلیش برہمی، چیف ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سریکھا کوسمکر، پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل کلکٹر پانڈورنگ بورگاؤکر، اسسٹنٹ کلکٹر اور پروجیکٹ آفیسر میگھنا کاولی، ضلع لیگل اتھارٹی کی سیکریٹری دلجیت کور جج، تحصیلدار شردا چونڈیکر، چیف آفیسر اجے کورواڑے وغیرہ موقع پر موجود تھے۔حکومت کے مختلف محکموں کے 46 اسٹال لگائے گئے تھے۔اس جگہ سے ہر اسکیم کی معلومات دی جا رہی تھی۔ انتہائی منظم طریقے سے اس کا انعقاد کیا گیا تھا۔اس موقع پر اپنے مختصر پیغام میں جسٹس نتین سوریہ ونشی نے کہا کہ اس انعقاد کا مقصد صرف عوام تک معلومات پہنچانا ہے۔حکومت ہمیشہ اچھی اسکیمیں بناتی ہے۔لیکن اکثر یہ معلومات عوام تک نہیں پہنچتی۔ عدالتی کارروائی کے دوران بھی کئی باتیں شہریوں کو معلوم نہیں ہوتیں۔اس لیے مدد کے لیے ریاستی اور ضلعی لیگل سروسز اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا۔ انصاف، اپنی سہولیات، معلومات حاصل کرنا اس کا مقصد ہے۔آج یہاں موجود شہریوں کی تعداد سے یہ مقصد کامیاب ہوتا دکھائی دے رہا ہے، انہوں نے مزید کہا۔جسٹس شیلیش برہمی نے بھی اس موقع پر خطاب کیا۔انہوں نے کہا کہ حکومت کی اسکیمیں نچلی سطح تک نہیں پہنچ پاتیں جس کی وجہ سے کئی لوگ حکومتی اسکیموں سے محروم رہ جاتے ہیں۔انہیں اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔ایک ہی چھت کے نیچے تمام اسکیمیں دستیاب کر کے مستحقین کو فائدہ پہنچانا اس انعقاد کا مقصد ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آج 46 اسٹال لگائے گئے ہیں۔فلاحی اسکیموں پر عمل درآمد کے لیے کئی ایجنسیوں نے ضلع لیگل اتھارٹی کی مدد کی۔اس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ انہوں نے حاضر خواتین کی بڑی تعداد کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ خواتین کی بااختیاری کی طرف ہم قدم بڑھا رہے ہیں، یہ آج کی موجودگی کی نشانی ہے۔اس موقع پر چیف ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سریکھا کوسمکر نے بھی خطاب کیا، جب کہ پروگرام کی نقابت ضلع لیگل اتھارٹی کی سیکریٹری دلجیت کور جج نے کی۔تمام سرکاری ایجنسیوں کے شرکت پر انہوں نے سب کا شکریہ ادا کیا۔پروگرام کی نظامت سول جج سینئر ڈویژن مہیش سوونی نے کی، جبکہ سول جج جونیئر ڈویژن پی ایم مانے نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ ابتداء میں بوڑھی بزدل کے اندھے اسکول کے طلباء نے استقبالیہ گیت پیش کیا، جبکہ اختتام قومی ترانہ کے ساتھ ہوا۔

# گوداوری ندی کنارے غیر قانونی ریت ضبطی کی کارروائی جاری

## محصول محکمہ کی اچانک کارروائی

ناندیڑ: 8رفروری:(ورق تازہ نیوز) گوداوری کنارے کئی ریت اسمگلروں نے بہاری مزدوروں کی مدد سے اور ندی کنارے کے کسانوں نے اپنی زمین غیر قانونی ریت اسٹاک کرنے کے لئے کرایہ پر دی ہے۔ محصول محکمہ نے اس کا سنگین نوٹ لیا ہے۔ گوداوری ندی کنارے غیر قانونی ریت ضبطی کی کارروائی جاری ہے۔محصول محکمہ نے بتایا ہے کہ ریت اسمگلروں پر ایم پی ڈی اے 1981 کے تحت کارروائی کی جائے گی۔محصول محکمہ کی ٹیم نے 4 فروری کو تین بڑے انجن ضبط کر کے متعلقہ افراد کے خلاف لیمگاؤں پولیس اسٹیشن میں جرم رجسٹر نمبر 8/2025 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ندی کنارے بھنگی، واہ گاؤں، گنگاویٹ، وشنوپوری، تھوگاؤں، کلیال، لوہا تحصیل کے بیٹ سانگوی وغیرہ گاؤں میں گزشتہ تین دن سے غیر قانونی ریت ضبط کر کے مزید کارروائی جاری ہے۔اب تک تین سو براس ریت ضبط کی جا چکی ہے۔ یہ کام آئندہ دو تین دنوں تک جاری رہے گا۔ اس کارروائی کے بعد، ریت اسمگلروں نے اگر گوہدواری ندی میں طراشے، انجن ڈال کر ریت نکالی تو، ندی کنارے کے کسانوں نے اپنی زمین بہاری مزدوروں کو غیر قانونی طور پر جھونپڑیاں ڈالنے کے لئے دی تو یا غیر قانونی ریت ٹرانسپورٹ کرنے والے ہائیوا کو کسانوں نے غیر قانونی راستہ دیا تو یا ریت اسمگلروں کی غیر قانونی مدد کرنے والے افراد پر ایم پی ڈی اے 1981 کے تحت مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کی جائے گی۔ یہ مہم ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے، ایڈیشنل ضلع کلکٹر پانڈورنگ بورگاوکر، رہائشی افسر مہیش وڈتکر کی رہنمائی میں نائب سب ڈویژن افسر ڈاکٹر سچن کھلال، کندھار کی نائب سب ڈویژن افسر ارونا سنگیور کی نگرانی میں ناندیڑ تحصیل دار سنجے وارکڈ اور لوہا تحصیل دار وٹھل پرلکر کی قیادت میں سپنل دیگلورنائب تحصیل دار ناندیڑ ٹیم انچارج، نھنو کانگولے منڈل افسر، کنال جگتاپ منڈل افسر، تلٹھری رمیش گری، سنتاجی دیواپرکر، مادھو بھیسے، سرپے، رنویرکر، کھڈکر، جاڑاو، کدم، پولیس پاٹل شیواجی سونکے، کوٹوال بالاجی سونکے وغیرہ شامل ہیں۔

# نوبل اردو پرائمری وہائی اسکول ناندیڑ میں سائنسی وتعلیمی نمائش کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ:?8فروری (نامہ نگار) ناندیڑ شہر کے لیبر کالونی میں واقع نوبل اردو پرائمری وہائی اسکول میں ا?ج ایک شاندار سائنسی وتعلیمی نمائش کا انعقاد عمل میں ا?یا، جس میں طلبہ وطالبات نے سائنسی تجربات اور ماڈلز کی نمائش کے ذریعے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔اس سائنسی نمائش کا افتتاح سابقہ ریاستی وزیر ڈی پی ساونت اور ضلع پریشد کے اسسٹنٹ ضلع ایجوکیشن ا?فیسر ڈودھ مل سر کیہاتھوں سے عمل میں ا?یا، جنہوں نے طلبہ کی محنت اور سائنسی دلچسپی کو سراہتے ہوئے اسکول کے تعلیمی معیار کی تعریف کی۔انہوں نے طلبہ وطالبات کی تخلیقی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں سائنسی میدان میں مزید ترقی کرنے کی ترغیب دی۔نوبل ایجوکیشن سوسائٹی کے سیکریٹری عبدالوحید کی خصوصی رہنمائی اور سرپرستی رہی۔اس موقع پر سابق رکن اسمبلی ڈی پی ساونت، شیواجی نگر پولیس اسٹیشن کے API گائیکواڑ میڈم، اسکول کے سیکریٹری عبدالوحید، جوائنٹ سیکریٹری شکیل احمد، خازن صدیقی محمد انور، ایگزیکیٹو ممبر عبدالماجد سر، ممبر عبدالسلیم، عبدالرحمن ودیگر موجود تھے۔اس تقریب میں نہم جماعت کے طلبہ نے میجک شو کے ذریعے حاضرین کو محظوظ کیا۔اس شو کے ذریعے ''ہر شعبدہ جادو نہیں ہوتا'' اس سے متعلق سماجی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔اسکول ہذا کے مدرس محمد زبیر احمد نے اس میجک شو کی تیاری اور طلبہ کی رہنمائی کی۔مہمانان خصوصی نے سائنسی وتعلیمی نمائش میں شریک تمام طلبہ کی محنتوں کی تعریف کرتے ہوئے صدر مدرسین محمد عبدالودود اور سید جاوید ودیگر اساتذہ کی کاوشوں کو بھی سراہا، جنہوں نے طلبہ کو سائنسی تعلیم کی طرف راغب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اس سائنسی وتعلیمی نمائش میں طلبہ وطالبات کے والدین بھی بڑی تعداد میں شریک ہوئے، اس تقریب کے کامیاب انعقاد پر اسکول انتظامیہ نے تمام مہمانوں، والدین، اساتذہ، اور طلبہ وطالبات کا شکریہ ادا کیا اور مستقبل میں بھی ایسے ہی تعلیمی اور تخلیقی پروگرام منعقد کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

# شعبہ اردو این ایس بی کالج کے زیر اہتمام توسیعی لیکچر کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ:(راست) نیتا جی سبھاش چندر بوس سینئر کالج ناندیڑ کے شعبہ اردو کے زیر اہتمام "اردو ڈراما فن اور روایت" کے موضوع پر 7فروری 2025 کو 11 بجے صبح کالج کیلینگویج لیب میں توسیعی لیکچر کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔اس توسیعی لیکچر کی صدارت کالج ہذا کی وائس پرنسپل ڈاکٹر کلپنا کدم صاحبہ نے کی۔مہمان مقررین میں مہمانان خصوصی ڈاکٹر سید نورالامین شعبہ اردو شاردا مہاودیالیہ پربھنی اور ڈاکٹر محمد انورالدین صدر شعبہ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج برا? نسواں حسینی علم حیدرآباد شامل تھے۔ڈاکٹر ارشاد احمد خان (صدر شعبہ اردو) نے مہمانان کا بذریعہ شال پوشی وگل پوشی استقبال کیا۔انہوں نے اس توسیعی لیکچر کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد طلبہ میں اردو ڈراما اور اس کے فن کی معلومات فراہم کرنا اور طلبہ میں فن ڈراما نگاری کا ذوق وشوق پیدا کرنا ہے. ڈاکٹر سید نور الامین نے اپنےخصوصی خطاب میں کہا کہ ڈراما زندگی کی نقالی ہے۔ڈراما کے لیے اسٹیج کردار اور پلاٹ بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ن ءنسل کے لیے کلاسیکی اور عصری ڈراموں کا مطالعہ بیحد ضروری ہے تاکہ انھیں فن ڈراما کیتا نے بانے سمجھنے میں بے حد آسانی ہو سکے۔ڈاکٹر محمد انورالدین نے بڑی آسانی سے اردو ڈراما کے اجزائے ترکیبی پر روشنی ڈالتے ہوئے فن ڈراما نگاری کے آغاز وارتقا اور زوال کے اسباب پر بھرپور اظہار خیال کیا اور یہ بھی بتایا کہ مستقبل میں اے آء، چیاٹ جی پی ٹی اردو ڈرامہ نگاری کے لیے اس قدر چیلنج بن کر ابھریں گے۔انہوں نے طلبہ کو عصری موضوعات پر ڈرامے لکھنے کی تلقین کی۔کالج ہذا کی وائس پرنسپل نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ شعبہ اردو نے اس اہم موضوع پر توسیعی لیکچر کا انعقاد کر کے طلبہ کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا, انہوں نے مہمان مقررین خصوصی کا انتہائی پرمغز توسیعی لیکچرز کے ذریعے طلبہ کو مفید معلومات فراہم کرنے کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ابتدا میں کالج ہذا کی طالبہ عائشہ فاطمہ نے حمد باری تعالی اور طالبہ سمرن شیخ افسر نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے توسیعی لکچر سے پہلے سماں باندھ دیا۔اس موقع پر شعبہ اردو کے طلبا وطالبات اور دیگر شعبہ جات کیصد ور ازابتدا تا آخیر شامل رہ کر طالبات کی ہمت افزائی کی۔علاوہ ازیں شعبہ اردو کی جانب سے منعقدہ مختلف مقابلوں میں انعام اول, دوم اور سوم حاصل کرنے والے طلبہ کو مہمانان کے ہاتھوں انعامات دے کران کی حوصلہ افزائی کی گئی۔کالج ہذا کی طالبہ ثانیہ سید یونس نے مہمان مقررین، صدر شعبہ اردو کالج ہذا کی وائس پرنسپل اور تمام طلبہ کا صمیم قلب سے اظہار تشکر کرتے ہوئے اس ادبی نشست کے اختتام کا اعلان کیا۔

# عازمین حج کیلئے خوشخبری

## سعودی حکومت نے بڑا اعلان کردیا

ریاض:سعودی عرب میں وزارت حج وعمرہ نے کہا ہے کہ 104 ممالک کیلئے نسک پلیٹ فارم کے ذریعہ ڈائریکٹ حج پیکیجز کے رجسٹریشن کا آغاز اتوار سے ہوجائے گا۔رپورٹس کے مطابق وزارت حج وعمرہ کی جانب سے 104 ممالک کے شہریوں کیلئے نسک پلیٹ فارم کے ذریعہ براہ راست حج پیکجز بک کرنے کی سہولت فراہم کردی گئی ہے۔وزارت کے مطابق جو ممالک اس کیٹگری میں شامل ہیں اُن سے ا?نے والے عازمین کو حج پیکیج میں تمام خدمات فراہم کی جاتی ہیں جن میں فلائٹ بکنگ کے علاوہ دیگر تمام سروسز شامل ہیں۔ براہ راست حج پیکیج کی بکنگ کرانے والوں کو اپنی مرضی کے مطابق فلائٹ کا انتخاب کرنے کا اختیار ہوگا، اس کے علاوہ وہ اپنے افراد خاندان کیلئے بھی پیکیج حاصل کرسکتے ہیں۔واضح رہے کہ سعودی عرب نے مقامی عازمین کیلئے بھی حج 1446 کی رجسٹریشن کھول دی ہے۔وزارت حج وعمرہ نے مقامی عازمین بشمول شہریوں اور رہائشیوں کیلئے حج 1446 رجسٹریشن کھولنے کا اعلان کرتے ہوئے درخواست گزاروں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی درخواستیں نسک ایپ یا سرکاری ای پورٹل کے ذریعہ جمع کرائیں۔وزارت نے یہ بھی واضح کیا کہ جن لوگوں نے پہلے حج نہیں کیا ان کو ترجیح دی جائے گی۔

# اس سیشن میں ہی پارلیمنٹ میں نیا انکم ٹیکس بل پیش کیا جائے گا: سیتارمن

نئی دہلی: وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ہفتہ کو کہا کہ مرکزی کابینہ نے نئے انکم ٹیکس بل کو منظوری دے دی ہے، جو چھ دہائی پرانے انکم ٹیکس ایکٹ کی جگہ لے گا۔محترمہ سیتارمن نے ریزرو بینک ا?ف انڈیا کے گورنر سنجے ملہوترا کی موجودگی میں مرکزی بینک کی گورننگ کونسل کے اراکین کے ساتھ بات چیت کے بعد عام بجٹ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں یہ اطلاع دی۔انہوں نے کہا کہ اب اسے پارلیمنٹ میں رکھا جائے گا، جہاں سے یہ بل پارلیمانی کمیٹی کو بھیجے جانے کا امکان ہے۔کمیٹی کی طرف سے واپس ا?نے کے بعد بل کو دوبارہ پارلیمنٹ میں رکھا جائے گا اور پارلیمنٹ سے منظور ہونے کے بعد یہ بل نافذ العمل ہوگا۔واضح رہے کہ نیا بل چھ دہائیوں پرانے قانون کی جگہ لے گا۔نئے بل کا مقصد براہ راست ٹیکس قوانین کو سمجھنے کوا?سان بنانا ہے اور اس میں کوئی نیا ٹیکس بوجھ نہیں ڈالا گیا ہے۔اس میں التزام اور وضاحتیں یا طویل جملے نہیں ہوں گے۔محترمہ سیتارمن نے بجٹ 2025-26 میں اعلان کیا تھا کہ نیا ٹیکس بل پارلیمنٹ کے جاری اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

# وزیر تعلیم نے پی ایم یووا اسکیم کے تحت 41 کتابیں لانچ کیں

نئی دلی۔8فروری۔ایم این این۔مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے ہفتے کے روز 'پی ایم یووا مینٹرشپ پروگرام 2.0' کے تحت 41 کتابیں لانچ کیں، جو کہ رہنمائی کے ذریعے نوجوان ادبی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے ایک پہل ہے۔اس تقریب کا اہتمام نیشنل بک ٹرسٹ (NBT) نے قومی دارالحکومت میں بھارت منڈپم میں جاری عالمی کتاب میلہ 2025 کے دوران کیا تھا۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ نوجوان مصنفین کی تحریریں اور تخلیقی صلاحیتوں سے ادبی منظرنامے کو تقویت ملے گی اور فکری گفتگو کو ایک نئی سمت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے کونے کونے میں ہندوستانی زبانوں میں کتابیں ایک قومی مشن ہے۔


## ضرورت رشتہ

(मुक बधिर) DumbDeaf اسمارٹ لڑکا BFA گریجویٹ (Gold Medalist آرٹسٹ عمر 28 سال کے لیے رشتہ درکار ہے۔صوم صلاۃ کی پابند قبول صورت لڑکی کے رشتے مطلوب ہے۔ (Deaf and dumb) لڑکی کو ترجیح دی جائیگی۔ یہ رشتہ اورنگ آباد کے کے لیے ہے۔

9890710074

7020589267


# 'تین بھائیوں' نے لاڈلی بہنوں کے ووٹ سے اقتدار حاصل کر کے مہاراشٹر کی لاکھوں لاڈلی بہنوں کے ساتھ کیا دھوکہ

## وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس الیکشن کمیشن کی وکالت کیوں کر رہے ہیں؟ کیا الیکشن کمیشن بی جے پی کا کارکن ہے؟

ممبئی: مہاراشٹر میں بی جے پی کی قیادت والے اتحاد نے لاڈلی بہن یوجنا کے ذریعے لاکھوں ماؤں اور بہنوں کے ساتھ بہت بڑا دھوکہ کیا ہے۔بی جے پی حکومت نے انتخابات کے وقت ووٹ حاصل کرنے کے لیے تمام بہنوں کو 1500 روپے دیے، لیکن اقتدار میں آتے ہی اب انہی بہنوں کی مالی مدد بند کرنے کا جرم کر رہی ہے۔حکومت نے 5 لاکھ بہنوں کو اس اسکیم سے باہر کر دیا ہے اور یہ خدشہ ہے کہ آنے والے دنوں میں لاکھوں مزید بہنوں کو اس منصوبے کے فوائد سے محروم کر دیا جائے گا۔مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے حکومت کی اس کارروائی کو لاڈلی بہنوں کے ساتھ سنگین دھوکہ قرار دیا ہے۔انہوں نے حکومت سے سوال کیا ہے کہ اگر یہ اسکیم واقعی ماؤں اور بہنوں کے فائدے کے لیے تھی، تو اس کے معیارات پہلے ہی کیوں طے نہیں کیے گئے؟ لاکھوں بہنوں کو پہلے اہل قرار دے کر انہیں منصوبے میں شامل کیا گیا اور جب ان کے ووٹ حاصل ہو گئے، تو اچانک انہیں نااہل ٹھہرا کر ان کے ساتھ دھوکہ کیا گیا۔انہوں نے مزید کہا کہ لاڈلی بہن یوجنا کا مقصد صرف اسمبلی انتخابات میں خواتین کے ووٹ حاصل کرنا تھا۔ہم نے مسلسل عوام کو خبردار کیا تھا کہ انتخابات کے بعد بی جے پی اتحاد اس اسکیم کے مستفیدین کے ساتھ دھوکہ کرے گی۔اب انتخابات کے بعد بی جے پی نے اپنا اصلی رنگ دکھا دیا ہے۔ریاستی کانگریس کے صدر نے کہا کہ بی جے پی کی قیادت میں قائم شندے حکومت اور اس کے اتحادیوں نے لاڈلی بہنوں کے ساتھ سوتیلے بچوں جیسا برتاؤ کرنا شروع کر دیا ہے۔انتخابات سے قبل بہنوں کو 1500 روپے دیے گئے اور یہ وعدہ کیا گیا کہ اقتدار میں آنے کے بعد ہر ماہ 2100 روپے دیے جائیں گے۔لیکن آج تک کسی بھی بہن کو 2100 روپے نہیں ملے۔اب نئی شرائط وضوابط کی آڑ میں ان بہنوں کو اس اسکیم سے محروم کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار اور دیویندر فڈنویس نے مل کر ریاست کی لاکھوں ماؤں اور بہنوں کو دھوکہ دیا، اور دوسری طرف جب انتخابات کے وقت یہ اسکیم نافذ کی گئی تھی، تب کسی بھی قسم کا معیار نہیں رکھا گیا تھا۔لیکن اب جب بی جے پی اتحاد اقتدار میں آگیا ہے تو وہ اچانک معیارات کا بہانہ بنا کر بہنوں کے پیسے روک دیئے گیے۔ نانا پٹولے نے حکومت سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے واقعی اس اسکیم کو بہنوں کے فائدے کے لیے لائی تھی، تو پہلے دن سے ہی اس اسکیم کے تمام اصول واضح ہونے چاہیے تھے۔ پہلے بہنوں کے ووٹ حاصل کیے گئے اور اب انہیں محروم کیا جا رہا ہے۔ یہ سراسر دھوکہ اور فریب ہے، جسے مہاراشٹر کی بہنیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے دہلی میں ایک پریس کانفرنس کر کے الیکشن کمیشن سے کچھ سخت سوالات کیے ہیں۔ انہوں نے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں ہونے والی مبینہ دھاندلی کے اعداد وشمار بھی پیش کیے ہیں۔ پٹولے نے کہا کہ ریاست میں ووٹرز کی تعداد ریاست کی بالغ آبادی سے زیادہ کیسے ہوسکتی ہے؟ ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ ووٹر لسٹ میں شامل تمام ووٹرز کے نام، پتے اور تصاویر کے ساتھ مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں۔ الیکشن کمیشن نے اس مطالبے کو نظر انداز کر دیا ہے۔اس کے علاوہ، سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ شام 5 بجے کے بعد مہاراشٹر میں ووٹوں کی تعداد 76 لاکھ کیسے بڑھ گئی؟ یہ ایک بہت ہی سنگین مسئلہ ہے، لیکن الیکشن کمیشن اس پر کوئی وضاحت دینے کے بجائے خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ انتخابات میں الیکشن کمیشن کا کردار غیر جانبدار ہونا چاہیے، لیکن مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں جو کچھ ہوا، وہ اس کی شفافیت پر سوالیہ نشان کھڑے کرتا ہے۔راہل گاندھی نے واضح طور پر اس مسئلے کی نشاندہی کی ہے۔اگر الیکشن کمیشن ایک آزاد ادارہ ہے، تو اسے غیر جانبداری کا ثبوت دینا چاہیے اور کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن پارٹیوں کے اٹھائے گئے سوالوں کا جواب دینا چاہیے۔لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ بی جے پی کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس اس معاملے میں الیکشن کمیشن کے وکیل بنے ہوئے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی دھاندلی نہیں ہوئی، جبکہ کانگریس اور دیگر اپوزیشن پارٹیوں کے سوالوں کے جوابات دینے کے بجائے الیکشن کمیشن نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔نانا پٹولے نے سوال کیا کہ اگر واقعی انتخابات شفاف اور منصفانہ طریقے سے کرائے گئے ہیں، تو پھر الیکشن کمیشن کو راہل گاندھی کے سوالوں کا جواب دینے میں کیا پریشانی ہے؟ آخر انتخابات میں ہونے والی بے ضابطگیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کیوں کی جا رہی ہے؟ انہوں نے مزید کہا کہ مہاراشٹر کی عوام اب سب کچھ سمجھ چکی ہے۔ بی جے پی اتحاد نے صرف اقتدار حاصل کرنے کے لیے بہنوں کا سہارا لیا اور اب اقتدار میں آ کر انہیں دھوکہ دے رہی ہے۔اسی طرح، انتخابات میں دھاندلی کے الزامات بھی مسلسل اٹھائے جا رہے ہیں، لیکن حکومت اور الیکشن کمیشن دونوں خاموش ہیں۔ نانا پٹولے نے کہا کہ اگر الیکشن کمیشن واقعی آزاد اور غیر جانبدار ہے، تو اسے فوراً اپوزیشن کے سوالات کا جواب دینا چاہیے۔لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر رہا، تو پھر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا الیکشن کمیشن بی جے پی کا کارکن بن چکا ہے؟

## اعلان عام

موضع منڈھائی پٹھان گلی اتوارہ ناندیڑ کے اراضی نمبر 13291 شیٹ نمبر 260' میونسپل کارپوریشن املاک نمبر 235-1-8 پن نمبر 4030800004 سے متعلق

بتاریخ: 29-1-2025۔

میرے موکلین ۱) محمد مشتاق محمد اسماعیل، ۲) محمد اشفاق احمد محمد اسماعیل دونوں ساکنان محلہ منڈھائی کی دی ہوئی معلومات وہ اختیار کی بنا پر یہ اعلان عام دیا جا رہا ہے کہ میرے موکلین نے ۱) عبدالشکور خان عبدالروف خان ۲) وجیہہ بیگم زوجہ عبدالروف خان ۳) عظیم الدین خان عبدالروف خان۔۴) محمد ابراہیم خان عبدالروف خان تمام ساکنان ناندیڑ اور انکی موروثی موضع محلہ منڈھائی پٹھان گلی اتوارہ ناندیڑ کے میونسپل اراضی نمبر 13291 شیٹ نمبر 260 میونسپل کارپوریشن املاک نمبر 235-1-8 پن نمبر 4030800004 ہے۔مذکورہ جگہ پر ٹین شیڈ کا تعمیر کردہ کچا مکان ہے جس کے اندر تین روم ایک ہال ایک باورچی خانہ بیت الخلا' نل کنکشن، بجلی میٹر، جس کی لمبائی مشرق۔مغرب 48 فٹ اور چوڑائی جنوب۔شمال مغربی حصے سے 39.9 فٹ جس کا کل رقبہ پی آر کارڈ پر 1629 مربع فٹ اور مذکورہ جگہ پر 1748 مربع فٹ ہے

جس کا حدود اربع اس طرح ہے۔مشرق میں قاضی ظہیر الدین بابا کا مکان اور سڑک 'مغرب: شیخ عظیم الدین و سید منیر کا مکان' جنوب: لطیف خان والحاج عبدالستار صاحب کا مکان اور اس کے بعد سڑک اور شمال میں سید منیر والحاج مجید الدین خان کا مکان ہے۔مذکورہ حدود اربع میں تعمیر کردہ مکان میرے موکلین نے خریدی کرنے کا معاہدہ کیا ہے اور بطور بیعانہ بھی کچھ ادا کر دیا گیا ہے، اور جلد ہی رجسٹری کھت کرلی جائے گی۔

مذکورہ حدود اربع میں موجود اس مکان کے معاہدہ کے تعلق سے اگر کسی کو کوئی شرعی یا قانونی عذر ہے تو وہ اعلان عام کی اشاعت کے بعد اندرون (سات) حسب ذیل پتہ پر تحریری طور پر اپنا اعتراض درج کروائیں۔ مدت کے اختتام پر کوئی اعتراض کو قبول نہیں کیا جائے گا اس طرح میرے موکل رجسٹری کھت کرلیں گے جس کے بعد کسی بھی اعتراض پر غور نہیں کیا جائے گا۔

المشتہر: ایڈوکیٹ عبدالباری صدیقی۔ ایڈوکیٹ نورجہاں صدیقی

آفس شاپ نمبر شاپ نمبر 55 گراونڈ فلور سمنمان پرسٹیج ضلع عدالت کے سامنے ناندیڑ

Mobl:9823264932

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded



کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔